Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِ ہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 59

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 44

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

25 ذیقعدہ 1431 ہجری۔ 4 نبوت 1389 ہش۔ 4 نومبر 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیام توحید کے لئے دنیا میں مبعوث ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو کر ہی توحید کے قیام کا حق ادا ہو سکتا ہے۔

شرک کی باریک در باریک راہوں سے بچنے کے متعلق حضرت امیر المؤمنین کے بصیرت افروز ارشادات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29/اکتوبر 2010ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت قرآنی کی تلاوت کی۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰی اِثْمًا عَظِیمًا۔

(سورۃ النساء آیت ۴۹)

یعنی یقیناً اللہ معاف نہیں کرے گا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اس کے علاوہ سب کچھ معاف کر دے گا جس کے لئے وہ چاہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو یقیناً اس نے بہت بڑا گناہ افتریٰ کیا ہے۔

پھر فرمایا: جوں جوں انسان نئی ایجادات کی وجہ سے ایک دوسرے کے قریب آتا جا رہا ہے اور انسان ان نئی ایجادات سے فائدہ اٹھا رہا ہے وہیں ایک دوسرے کی برائیاں تیزی سے اپنائی جا رہی ہیں۔ اس وقت وہ بھول جاتا ہے کہ وہ کون ہے، کن روایات کا حامل ہے اور کس معاشرہ میں اس کی اُٹھان ہوئی ہے۔ کس مذہب سے اس کا تعلق ہے؟ خدا تعالیٰ کو کیا پسند ہے اور کیا نہیں پسند۔ اگر مسلمان ہے تو خدا تعالیٰ نے اس کا مقصد پیدائش کیا بتایا ہے۔ غرض یہ کہ بہت سی غلط باتیں ہیں جو دنیاداری میں پڑنے اور ماڈرن بننے کے شوق میں ایک اچھے بھلے مذہبی رجحان والے سے بھی سرزد ہو جاتی ہیں حتیٰ کہ بعض احمدی بھی ان باتوں کی نقل کرنے لگ جاتے ہیں اور یہ برائیاں غیر محسوس طریقے سے انسان کو اپنے دام میں گرفتار کر لیتی ہیں اور ان برائیوں میں جو سب سے بڑی برائی ہے بلکہ نا قابل معافی گناہ ہے وہ شرک ہے۔ ایک مسلمان جو توحید پر قائم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے جو لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے اس کو توحید اور شرک کی باریکی کو سمجھتے ہوئے اس ترقی یافتہ دنیا میں جہاں توحید کا خیال نہیں رکھا جاتا، بہت بچ بچ کر قدم اٹھانے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر ہم احمدی مسلمانوں کو جنہوں نے اس زمانے کے امام کی بیعت کی ہے اور جن شرائط پر بیعت کی ہے، ان میں پہلی شرط کے الفاظ بھی یہ ہیں کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے، شرک سے مجتنب رہے گا۔

پس یہ پہلا عہد ہر احمدی کا ہے اور یہی عہد اسلام میں داخل ہونے کا ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ مسلمان تو پہلے ہی کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں لیکن یہ بیعت صرف مسلمان نہیں بلکہ غیر مسلم بھی کرتے ہیں۔ پھر مسلمان بھی شرک خفی میں مبتلا ہیں بلکہ قبروں کی پوجا اور ان کے آگے ماتھا ٹیکنا، ان پر چڑھاوے چڑھانا اور صاحب قبر سے مانگنا یہ عام ہو چکا ہے۔ پانچ نمازیں بوجھ لگتی ہیں اور آسان راستہ یہی سمجھا ہے کہ قبروں پر منتیں مانگ کر اپنے مسائل حل کروالیں اور چونکہ یہ سلسلہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل میں چل رہا ہے اس لئے خدا پر ایمان آہستہ آہستہ ختم ہو چکا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو توحید حقیقی کے علمبردار تھے، آپؐ نے ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ہی اسکی محبت مانگی اور ہر چیز اسی سے طلب کی اور ایسی دعائیں کیں جو خدا تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بن گئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شرک سے بچنے کا اس قدر خیال تھا کہ آپ معمولی ریاء کو بھی شرک سمجھتے تھے اور آپؐ نے فرمایا کہ شرک سے بچو۔ یہ چیونٹی کے پاؤں سے جو چلنے میں نشان بن جاتے ہیں اس سے بھی باریک تر ہے۔ آپؐ اپنے متعلق ہمیشہ یہ فرماتے کہ میں ایک عاجز انسان ہوں اور اللہ تعالیٰ نے بھی آپ سے یہ اعلان کروایا کہ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُکُمْ۔ پس مسلمانوں کے لئے لمحہ فکر یہ ہے کہ انہیں ہر طرح کے شرک سے بچنا چاہئے اور ایک احمدی مسلمان کا فرض بنتا ہے کہ اپنی حالتوں میں تبدیلی پیدا کرے۔ فرمایا: دنیا کو بتائیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیام توحید کے لئے دنیا میں مبعوث ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو کر ہی توحید کے قیام کا حق ادا ہو سکتا ہے۔ پس جب یہ احمدی کی ذمہ داری ہے اور شرائط بیعت کی پہلی شرط ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا یہی مقصد ہے تو پھر ہمیں کس قدر احتیاط سے ہر قسم کے باریک شرک سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یورپ اور کیا ایشیاء، اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں، توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے۔ (رسالہ الوصیت)

فرمایا: پس احمدیوں کا فرض ہے کہ اس ذمہ داری کو سمجھیں اور زمانے کے امام کے معین و مددگار بنیں۔ فرمایا: جب بعض بدعات رائج ہو جاتی ہیں تو اصل تعلیم سے دور لے جاتی ہیں اور یہ بدعات دنیا کو بگاڑتی ہیں۔ اسی لئے سابقہ دین اپنی اصل حالت کو کھو بیٹھے ہیں لیکن اسلام چونکہ آخری شریعت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو یہ بدعات جو مسلمانوں میں غلط طور پر راہ پا گئی ہیں، ان کے دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو آپ کے غلام صادق کے ذریعہ پھر سے دنیا میں رائج کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ہمارا طریقہ بعینہٖ وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کا تھا۔ آج کل فقراء نے کئی بدعات نکال لیں ہیں، ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اصل اسلام قرآن مجید کو اور نماز کو توجہ اور تدبر سے پڑھنا ہے۔ اسی لئے حضورؑ نے بعض وظائف پر زور دینے والوں کو بھی بدعات میں مبتلا قرار دیا کیونکہ بغیر نماز کے صرف وظائف بدعات میں شامل ہیں۔ ذکر الٰہی اچھی بات ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے جو فرائض بتائے ہیں، ان کے ساتھ کریں تو ٹھیک ہے۔ اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یوروپ کے بعض ممالک اور کینیڈا کی ایک بد رسم جس کے ذریعہ شرک اور توہم پرستی پھیل رہی ہے کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ احمدیوں کو اس رسم سے بچنا چاہئے اور اپنی اولادوں کو بھی اس سے بچنے کی تلقین کرنی چاہئے۔ پھر خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش فرمایا:

انسان خدا کی پرستش کا دعویٰ کرتا ہے مگر کیا پرستش صرف بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہو سکتی ہے یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستارِ الٰہی کہلا سکتے ہیں بلکہ پرستش اُس سے ہو سکتی ہے جس کو خدا کی محبت اس درجہ پر اپنی طرف کھینچے کہ اُس کا اپنا وجود درمیان سے اُٹھ جائے۔ اوّل خدا کی ہستی پر پورا یقین ہو اور پھر خدا کے حسن و احسان پر پوری اطلاع ہو اور پھر اُس سے محبت کا تعلق ایسا ہو کہ سوزشِ محبت ہر وقت سینہ میں موجود ہو اور یہ حالت ہر ایک دم چہرہ پر ظاہر ہو اور خدا کی عظمت دل میں ایسی ہو کہ تمام دُنیا اُس کی ہستی کے آگے مردہ متصوّر ہو اور

(باقی خلاصہ خطبہ جمعہ صفحہ 13 پر دیکھیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

بُرقعے پر فضول بحث......!

گزشتہ دنوں بعض یورپین ممالک میں برقعہ پہننے کے خلاف بحثیں ہوتی رہی ہیں اور فرانس نے تو اپنے ملک میں اس پر پابندی بھی لگا دی ہے۔ لیکن یہ پہلا موقعہ ہے کہ بھارت میں انتہا پسند ہندو تنظیم شوسینا کی طرف سے برقعہ پر پابندی کی بات کہی گئی ہے، جواز یہ پیش کیا گیا ہے کہ برقعہ کی آڑ میں چوری چکاری اور لوٹ مار کے کام کئے جاتے ہیں اور اس کی دلیل کے طور پر گزشتہ دنوں TV پر ایک خبر دکھائی گئی کہ ایک جیولری کی دوکان سے بعض برقعہ پوش عورتوں نے چوری کی واردات سرانجام دی۔ مسلمان شوسینا چیف کے برقعہ کے خلاف بیان کو اپنی قومی توہین محسوس کرتے ہوئے اسے مسلم عورتوں کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی بتا رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ برقعہ کی آڑ میں بعض لوگوں کی غلط حرکات کی وجہ سے برقعہ پر الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ اس موقعہ پر ایک ٹی وی پروگرام میں کسی نے دلیل دیتے ہوئے کہا کہ چونکہ اغوا کار بند گاڑیوں میں اغوا کنندگان کو لے جاتے ہیں تو کیا اس کیلئے ان گاڑیوں پر پابندی لگا دی جائیگی۔ گھروں میں بعض دفعہ لوگ سبزی کاٹنے کی چھری سے حملہ کر دیتے ہیں، چارہ کاٹنے والی درانتی سے گلا کاٹ دیتے ہیں تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ گھروں میں سبزی کاٹنے والی چھری پر پابندی لگا دی جائے یا کسانوں پر چارہ کاٹنے والی درانتی گھروں میں رکھنے پر پابندی لگا دی جائے۔ یہ محض احمقانہ باتیں ہیں حالانکہ چاہئے تو یہ کہ ایسے مجرموں کو جب پکڑا جائے تو انہیں قانون کے مطابق سخت سے سخت سزائیں دی جائیں۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ حالیہ دنوں میں مسلمانوں پر اعتراض کرنے اور ان کے عقائد و تہذیب پر حملے کرنے کے لحاظ سے پوری دنیا کے اقوام و مذاہب ایک طرف ہو گئے ہیں اور مسلمان ایک طرف۔ اسلام کے ہر عقیدے پر اعتراض کرنا آج ایک فیشن بن گیا ہے بلکہ ایک مشن بن گیا ہے اور ہر طرف سے یہ شور اُٹھ رہا ہے کہ اسلامی شریعت میں ردوبدل کیا جائے۔ کبھی عیسائیوں کی طرف سے قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات کو نشانۂ اعتراض بنایا جاتا ہے کبھی جہاد کے مسئلہ کو نشانۂ اعتراض بنایا جاتا ہے، کہیں نماز و روزے کے احکامات کو اعتراض کی نظر سے دیکھا جاتا ہے، کبھی مسلم عورتوں کے پردے کو لیکر حملے کئے جاتے ہیں لیکن اس موقعہ پر ہم یہ کہنے سے گریز نہیں کر سکتے کہ دراصل بعض مسلم علماء کے غلط فتوؤں اور اسلامی عقائد کی غلط تشریح نے ہی دشمنانِ اسلام کو اعتراضات کرنے کے مواقع دئے ہیں۔ مثال کے طور پر بعض انتہا پسند مسلم مولویوں کا یہ عقیدہ کہ مسلمان جو بھی سیاسی جنگ لڑتے ہیں وہ اسلام کے نام پر جہاد ہے حالانکہ ان کی وہ جنگیں تو اپنے دنیوی حقوق کے حصول کیلئے یا اپنی مقبوضہ زمینوں کو چھڑانے کیلئے ہیں۔ پھر کس طرح دنیوی مفادات کی خاطر لڑی جانے والی جنگوں کو جہاد کا نام دیا جا سکتا ہے......؟ اسی طرح مسلم علماء یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی وجہ سے اسلام کو قبول کر کے اسلام چھوڑ دے اور ارتداد اختیار کر لے تو اس کی سزا موت ہے۔ حالانکہ مرتد کیلئے سزائے موت کے متعلق کہیں قرآن مجید میں نہیں لکھا ہے۔ قرآن مجید تو فرماتا ہے کہ لا اکراہ فی الدّین (البقرہ) یعنی دین کے معاملے میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے "من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر" (الکھف)

یعنی جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کردے۔ اور جو بعض احادیث کے حوالوں سے قتل مرتد کی سزا کا ذکر کیا جاتا ہے تو دراصل ان احادیث کے سیاق و سباق کو سمجھا نہیں گیا۔ ایک تو عربی زبان میں قتل کا مطلب صرف قتل کرنا نہیں ہوتا بلکہ قطع تعلق کر لینا بھی ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر بعض لوگوں کو جو اسلام لا کر انکار کر بیٹھے تھے۔ قتل کی سزا دی گئی ہے تو وہ سزا اسلام سے انکار کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ فساد اور بغاوت اور معصوموں کو قتل کرنے کی وجہ سے تھی۔ وہ الگ بات تھی کہ وہ اسلام لا کر انکار کر بیٹھے تھے، ان میں ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے اسلام سے تو انکار نہیں کیا تھا بلکہ پہلے سے ہی منکر تھے۔ خیر یہ باتیں تو باقاعدہ اسلامی تاریخ میں موجود ہیں اور ہر ذی علم ان سے واقف ہے اس مضمون میں اس تعلق میں زیادہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس موقعہ پر ہم یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام کے بعض حسین اُصولوں کا اقرار کر کے بھی دشمنانِ اسلام حسد کے باعث ان پر اعتراض کرتے ہیں اور ان میں ایک حکم پردہ کا بھی ہے۔ اسلام نے مرد و عورت دونوں کو پردہ کا حکم دیا ہے اور پردے کا حکم دو طرح سے ہے۔ ایک تو نظریں نیچی رکھنے کے حوالے سے اور اس میں بھی سب سے پہلے مردوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (النور:۳۱)

یعنی مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں۔

اور پھر دوسرے نمبر پر عورتوں کو حکم دیا کہ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ۔ (النور:۳۲) یعنی مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھا کریں۔ پس پردے کا پہلا حکم جس کا تعلق نظریں نیچی رکھنے سے ہے وہ پہلے مردوں کیلئے ہے اور پھر عورتوں کیلئے۔ اسلام ہرگز یہ نہیں فرماتا کہ عورتوں کو تو پردہ کرنے کی تعلیم دی جائے اور مردوں کو آزادی ہو کہ وہ عورتوں کو گھورتے رہیں۔

علاوہ اس کے عورتوں کو یہ تعلیم ہے کہ جس حد تک ان سے ممکن ہے، وہ ایسا لباس پہنیں جس سے اُن کی زینت چھپ جائے اور جو عورت جس حد تک پردہ کر سکتی ہے وہ پردہ کر کے اشاعت فحش سے بچے۔ اب اس میں بعض عورتیں ایسی بھی ہوسکتی ہیں جو گھروں میں رہتی ہیں، انہیں باہر نوکری کرنے یا دیگر کاموں پر جانے کی ضرورت نہیں پڑتی ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ باقاعدہ پردہ کریں اور اس میں چہرے کا پردہ بھی شامل ہے اور بعض عورتیں ایسی بھی ہوسکتی ہیں جنہیں ملازمت کی غرض سے باہر جانا پڑتا ہے۔ جنہیں تعلیم کی غرض سے باہر جانا پڑ سکتا ہے مزدوری کیلئے باہر جانا پڑتا ہے کھیتوں میں جا کر گھاس کاٹنا پڑتا ہے۔ نرس کے طور پر ہسپتالوں میں ڈیوٹی دینی پڑتی ہے اور بعض دفعہ مرد بیماروں کو بھی چیک کرنا پڑتا ہے تو اسلام ہرگز ان اُمور سے نہیں روکتا اور ایسی عورتوں کیلئے چہرے کا پردہ نہ کرنا یہ اُن کی مجبوری ہوگی اور اس کے لئے قرآن مجید نے واضح حکم دیا ہے کہ:

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔ (النور:۳۲)

کہ مجبوری کی بناء پر جو بے پردگی ظاہر ہو جائے جس پر اختیار نہیں ہے، اسلام اس سے نہیں روکتا لیکن ایسی صورت میں پھر جو زینت چُھپانی ہے، وہ چہرے کا میک اپ ہے۔ ایسی عورتوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ بناؤ سنگار کر کے مردوں کے سامنے نہ آئیں بلکہ ایک سادہ چہرے کے ساتھ اور ایسے طور طریق کے ساتھ اور انداز بیان کے ساتھ مردوں سے بات کریں جو خود ایک پردے کی نشانی ہو۔ پس اسلام میں پردے کے معاملے میں بہت حد تک لچک ہے لیکن اس لچک کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ جو عورتیں گھروں میں رہتی ہیں اور انہیں غیر مردوں کے سامنے آنے کی کوئی مجبوری نہیں ہے وہ بھی غیر مردوں کے سامنے کھلے چہرے سے اور کم کپڑوں سے آجائیں۔ پس اسلام ایک اعتدال و توازن کا مذہب ہے۔ اسلام جہاں عورتوں کو پردہ کی تعلیم دیتا ہے وہیں ساتھ ہی ایسے پردہ کی تعلیم دیتا ہے جو عورت کی جائز آزادی پر اور اس کے روزمرہ کے معاملات پر جن میں خرید و فروخت اور لین دین وغیرہ شامل ہے، ہرگز اثر انداز نہیں ہوتا۔ اس کے مقابل پر بعض ایسی اقوام بھی ہیں جن میں مسلمان بھی شامل ہیں جو عورتوں کو ایسے پردوں میں لپیٹ کر رکھتے ہیں کہ جس ڈولی میں عورت اپنے باپ کے گھر سے نکلتی ہے اس کے اردگرد بھی چادریں تان دیتے ہیں اور باپ کے گھر سے نکل کر عورت خاوند کے گھر کی چاردیواری میں مرتے دم تک رہتی ہے۔ اور بعض ایسی اقوام بھی ہیں جن میں بالخصوص ہندو شامل ہیں کہ عورت کو گھروں میں سسر اور جیٹھ وغیرہ سے پردہ کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ گھر کی چاردیواری کے اندر بھی اس کو گھونگھٹ ڈالنے پر مجبور کرتے ہیں۔ ہم نے خود ایسی عورتوں کو دیکھا ہے کہ گھروں میں کچن میں بھی گھونگھٹ ان کے چہروں کو ڈھانکے رہتا ہے۔ کپڑے دھوتے ہوئے بھی وہ گھونگھٹ ڈال کر کپڑے دھوتی ہیں اور نہایت عذاب کی زندگی گزارتی ہیں۔ لیکن ان کے مقابل پر ایسے معاشرے بھی ہیں جو عورتوں کو نیم برہنہ حالت میں غیر مردوں کے ساتھ گھومنے اور Mix پارٹیوں میں بیٹھنے بلکہ غیر مردوں کے ساتھ بغلگیر ہونے میں بھی حرج محسوس نہیں کرتے۔ یہ معاشرہ عورتوں کو نہ صرف اپنی زینت دکھانے کی اجازت دیتا ہے بلکہ عورتیں غیر مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتی ہیں تو اسے بھی معیوب نہیں سمجھا جاتا بلکہ اس کو سیکس اپیل (Sex Appeal) جیسی اصطلاحات سے نوازا جاتا ہے۔ لیکن اس قدر دعوت دینے کے بعد اگر کوئی زبردستی جنسی حرکات و چھیڑ چھاڑ کا مرتکب ہو تو اس کو مجرم قرار دیا جاتا ہے لیکن اگر آپسی مرضی سے ایسی حرکات سرزد ہوں تو اس کو معیوب نہیں سمجھا جاتا۔

یہی وجہ ہے کہ حالیہ دنوں میں جنسی بیماریاں نہایت کثرت سے بڑھ گئی ہیں۔ چھوٹی چھوٹی عمر میں بچیوں کو اسقاط حمل کیلئے مجبور ہونا پڑتا ہے اور پھر شادی کے بعد وہ اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتیں۔ غیر مردوں سے بے جا تعلق کی وجہ سے ان کی نسوانیت اور نسوانیت میں موجود معصومیت ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ڈرگز کے استعمال اور نشے کی کثرت ایسی عورتوں کو غصہ، بے چینی اور ذہنی تناؤ کا شکار کر دیتی ہے۔ نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ اول تو وقت پر شادیاں نہیں ہوتیں اور اگر ہوتی بھی ہیں تو ٹوٹ جاتی ہیں اور اگر شادیاں قائم رہیں تو اولاد کے اخلاق کا وہ معیار نہیں رہتا جو ہونا چاہئے۔ معاشرے کے مرد جو عورت کی آزادی اور ان کے ننگ اور مردوں سے بے محابا ملاپ کو جائز قرار دیتے ہیں۔ جب یہ آزاد عورتیں شادی شدہ زندگی میں اُلٹا ان کے سر پر پڑتی ہیں، غیر مردوں سے تعلق رکھتی ہیں، آزادانہ اُن سے اختلاط کرتی ہیں تو عورتوں کی آزادی کے یہ متوالے پھر ایسی عورتوں کو برداشت نہیں کرتے اور فوراً ایسے رشتے توڑ دیتے ہیں کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے چاہے معاشرہ کس قدر بناوٹی آزادی کے راگ الاپے۔ جب بھی کوئی عورت غیر مرد سے ملے گی یا مرد غیر عورت سے ملے گا یہ آزادی کے جھنڈے اُٹھانے والے فوراً رشتے توڑنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ پس آخر اسلام کی اعتدال و توازن سے بھری ہوئی تعلیم کی طرف ہی لوٹنا پڑتا ہے جو نہ تو عورت کو پردے کے نام پر قید کرنے کی اجازت دیتی ہے اور نہ آزادی کے نام پر سڑکوں اور بازاروں کی زینت بنا کر ہوس پرست مردوں کا کھلونا بناتی ہے۔

رہا برقعے کا سوال! تو یہ ٹھیک ہے کہ اسلام نے قرآن مجید میں برقعے کے حوالے سے کسی خاص لباس کا ذکر نہیں کیا بلکہ پردے کی بنیادی تعلیم دیکر اس کو مختلف اقوام کے حالات اور ان کی سہولت کو مدنظر رکھ کر چھوڑ دیا ہے لیکن موجودہ برقعہ جو ایک کھلے اوورکوٹ Over Coat کی شکل میں ہوتا ہے اور جس پر نقاب زیب تن کیا جاتا ہے، پردے کی ایک اچھی شکل ہے اور اس پر کسی کو اعتراض کا کوئی حق نہیں ہونا چاہئے اور اب تو ہم نے شہروں میں

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

رمضان کے روزے اور اس کی عبادتیں ایک خاص مجاھدہ ھیں۔

اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ مستقل اور لمبی کوشش ہے جس سے تقویٰ اور ایمان میں دوام حاصل ہوتا ہے۔

انبیاء اور اللہ تعالیٰ کے فرستادے اللہ تعالیٰ کے راستوں کی طرف نشاندہی کرتے ہیں تو وہ اس بات کے سب سے زیادہ مستحق ہیں کہ ایک عقلمند انسان ان کے ساتھ جڑ کر اخلاص اور وفا کا تعلق پیدا کرے۔

انسان کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرنے سے تھکے نہیں، نہ درماندہ ہو اور نہ اس راہ میں کوئی کمزوری ظاہر کرے۔

مردان میں جمعہ کے دوران احمدیہ مسجد پر دہشتگردوں کے حملہ کے نتیجہ میں مکرم شیخ عامر رضا صاحب ولد مکرم مشتاق احمد صاحب کی شہادت۔ شہید مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 3/ستمبر 2010ء بمطابق 3/تبوک 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ(العنکبوت:70)

اور وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں، ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے اور یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

یہ آیت سورۃ عنکبوت کی ہے۔ آج کل ہم رمضان کے آخری عشرہ سے گزر رہے ہیں۔ یہ مہینہ جیسا کہ ہر مسلمان جانتا ہے دعاؤں کی قبولیت کا خاص مہینہ ہے۔ اور یہ عشرہ اس قبولیت کی معراج حاصل کرنے کا خاص عشرہ ہے، جس میں لیلۃ القدر آتی ہے۔ جس کا مَیں نے گزشتہ خطبہ میں تفصیل سے ذکر بھی کیا تھا۔ آج کا دن بھی خدا تعالیٰ کی نظر میں ایک بابرکت دن ہے یعنی جمعہ کا دن، جو اپنی تمام تر برکتوں کے ساتھ ہر ساتویں دن آتا ہے، جس میں ایک خاص گھڑی قبولیتِ دعا کی بھی آتی ہے۔ پس یہ تمام برکتیں ان دنوں میں جمع ہوئی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے اپنے بندوں پر احسانوں کی طرف توجہ دلا رہی ہیں۔ یہ توجہ عارضی توجہ نہیں ہونی چاہئے بلکہ مستقل مزاجی سے اس امر کی طرف متوجہ کرنے والی ہونی چاہئے جس کا اس آیت میں ذکر ہے جس کی مَیں نے تلاوت کی ہے۔ یعنی خدا کی تلاش کے لئے جدوجہد۔ اگر یہ جدوجہد کامیاب ہو جائے تو ایک بندے کو خدا تعالیٰ کا قرب دلا کر اس کی کایا پلٹ دیتی ہے۔ جدوجہد کامیاب کس طرح ہوگی جس سے خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے کے راستے دکھائے گا؟ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم سے ملنے کی کوشش کرتے رہو۔ ایک مستقل مزاجی سے کوشش ہونی چاہئے اور جب اللہ سے ملنے کی کوشش ہوگی تو ظاہر ہے ان باتوں کا بھی خیال رکھنا ہوگا جو خدا تعالیٰ کو پسند ہیں اور اس کے قریب کرتی ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ ایسا ماحول پیدا کر دیتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے کی خاص توجہ ہوتی ہے۔ اور آج کل رمضان کا مہینہ ہمیں اس کوشش اور جدوجہد کا موقع میسر کر رہا ہے۔ رمضان کے روزے اور اس کی عبادتیں بھی ایک خاص مجاہدہ ہیں اگر انسان سمجھ کر کرے۔ اس کو سمجھے، اس کی روح کو سمجھے جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جاتی ہیں۔ پس اس روحانی ماحول میں ہمیں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔

اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالے سے بات کروں گا کہ کیا کیا باتیں اور طریق ہیں جن کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے اور جن کو اختیار کر کے، جن پر توجہ دے کر ہم اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکتے ہیں اور ان لوگوں میں شامل ہو سکتے ہیں جن کو محسنین کا گروہ بنا کر اللہ تعالیٰ نے ایک خوشخبری دی ہے کہ مَیں محسنین کے ساتھ ہوں۔ یعنی مَیں ان لوگوں کے ساتھ ہوں جو نیک اعمال بجالانے والے ہیں۔ نیکیوں پر قائم رہنے والے ہیں۔ میرے راستوں کی تلاش کرنے والے ہیں۔ اس کی تفصیل جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے ہم دیکھیں گے کہ اب کس طرح ہم اللہ تعالیٰ کے راستوں کو پا کر ہمیشہ اس گروہ میں شامل رہ سکتے ہیں جن کے ساتھ خدا تعالیٰ ہمیشہ رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو قرآنِ کریم کی مختلف آیات سے اور ان کی آیات کی روشنی میں وضاحت فرمائی ہے۔ لیکن اس وقت جیسا کہ مَیں نے کہا اس خاص آیت کے حوالے سے بات کروں گا جس کی آپ نے مختلف جگہوں پر تفصیل بیان فرمائی ہے۔

ہر انسان کی استعدادیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ اس کی سوچیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ جہاں تک استعدادوں کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی استعدادیں اور طاقتیں معیار کے حساب سے مختلف رکھی ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا لیکن حکم یہ ہے کہ جو بھی استعدادیں ہیں ان کے مطابق اللہ تعالیٰ کی تلاش اور جستجو کرو۔ اگر یہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اپنی طرف آنے کے راستے دکھائے گا۔ لیکن اگر انسانی سوچ ان استعدادوں کے انتہائی استعمال میں روک بن جائے، نفس مختلف بہانے تلاش کرنے لگے، تھوڑی سی کوشش کو جَہد کا نام دے دیا جائے تو اس سے انسان اللہ تعالیٰ کو حاصل نہیں کر سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''بھلا یہ کیونکر ہو سکے کہ جو شخص نہایت لاپرواہی سے سستی کر رہا ہے وہ ایسا ہی خدا کے فیض سے مستفید ہو جائے جیسے وہ شخص کہ جو تمام عقل اور تمام زور اور تمام اخلاص سے اس کو ڈھونڈھتا ہے''۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد نمبر1 صفحہ نمبر566 حاشیہ نمبر11)

پس خالص ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی تلاش کرنے والے ہی اللہ تعالیٰ کو پا سکتے ہیں۔ یا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے مختلف درجے ہیں جو ایک جُہد مسلسل سے اللہ تعالیٰ کی توجہ کو جذب کر کے انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان بالغیب اور اس کی طاقتوں اور صفات پر کامل ایمان اس مسلسل کوشش کی طرف انسان کو مائل کرتا ہے۔ اگر صرف عقل کے ترازو سے اللہ تعالیٰ کی پہچان کی کوشش ہوگی تو اللہ تعالیٰ نظر نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی طرف آنے کے راستے نہیں دکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے اس کے راستوں کی تلاش کے لئے پہلی کوشش بندے نے کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پہچان کے لئے بھی بندے کو اندھیرے میں نہیں رکھا کہ کس طرح راستے تلاش کرنے ہیں؟ سب سے اوّل اس زمانہ کے لئے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے لے کے قیامت تک کے زمانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنِ کریم کو ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اس میں سے راستے تلاش کرو۔ اس سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ انبیاء کے ذریعہ انسان کو راستوں کی نشاندہی کرتا رہا ہے۔ اور پھر انبیاء کے ذریعے سے نشانات اور عجائبات دکھا کر اپنی ہستی کا ثبوت بھی پیش کرتا ہے تا کہ ان چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کے راستوں کی پہچان ہو سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو ہمارے راہ میں مجاہدہ کرے گا ہم اس کو اپنی راہ دکھلا دیں گے یہ تو وعدہ ہے اور ادھر یہ دعا ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ سو انسان کو چاہئے کہ اس کو مدنظر رکھ کر نماز میں بالحاح دعا کرے اور تمنا رکھے کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جاوے جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس جہان سے بے بصیرت اور اندھا اٹھایا جاوے''۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897 صفحہ 38,39 مطبوعہ انوار احمدیہ پریس قادیان)

پس یہ دعا جو سورۃ فاتحہ میں ہر نماز کی ہر رکعت میں ہم پڑھتے ہیں اس پر غور کریں اور نہایت درد سے اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم کی ہدایت چاہیں تو اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے۔ اپنی طرف آنے کے راستے دکھاتا ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور فرستادے نشانات کے ساتھ آتے ہیں تا کہ انسانوں کو توجہ دلائیں کہ اللہ تعالیٰ کے راستوں کو تلاش کرنے کی کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکو۔ اور ظاہر ہے ایک عقلمند انسان جب کسی کام کو کسی کے توجہ دلانے پر کرتا ہے اور اس سے فائدہ بھی اٹھالیتا ہے۔ تو لامحالہ اس توجہ دلانے والے کا بھی شکر گزار ہو کر اس سے بھی تعلق پیدا کرتا ہے اور کرنا چاہئے۔ یہی عقل کا تقاضا ہے کہ مزید فائدے اٹھائے۔ پس اس نکتہ کو سمجھنا ضروری ہے۔ جو سمجھتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا انبیاء اور اللہ تعالیٰ کے فرستادے اللہ تعالیٰ کے راستوں کی طرف نشاندہی کرتے ہیں تو وہ اس بات کے سب سے زیادہ مستحق ہیں کہ ایک عقل مند انسان ان کے ساتھ جڑ کر اخلاص اور وفا کا تعلق پیدا کرے۔ اس زمانے کے لئے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح و مہدی کے آنے کی خبر بھی دی ہے تو جس نے پھر خدا تعالیٰ سے بندے کے تعلق کو قائم کروانا تھا اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے اور دعا بھی مسلمانوں کے سامنے موجود ہے اور اکثر پڑھتے بھی ہیں۔ تو کس قدر ضروری ہے کہ اس سے تعلق جوڑ کر اللہ تعالیٰ کے راستوں کو پانے کا تجربہ تو کریں۔ بجائے اس کے کہ بغیر سوچے سمجھے انکار کرتے چلے جائیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے تو ایک جگہ لکھا ہے کہ کئی دفعہ مَیں تو غیر مسلموں کو بھی کہہ چکا ہوں کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا ہمیں سکھائی گئی ہے، تم یہ پڑھو۔ یہ تو تم نہیں پڑھ سکتے لیکن خالی الذہن ہو کر یہ دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھا راستہ دکھائے تو اللہ تعالیٰ رہنمائی فرمائے گا۔ اور آپ نے فرمایا کہ کئی لوگوں نے مجھے بتایا کہ اس سے ان پر اسلام کی سچائی کھل گئی۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد اول صفحہ 35)

یہ اور بات ہے کہ بعض غیر مسلم خوفزدہ ہو کر یا اپنے مفاد کی وجہ سے انہوں نے اسلام کو قبول نہیں کیا۔ لیکن سچائی بہرحال ظاہر ہو جاتی ہے۔ مسلمانوں کو تو خاص طور پر اس نسخہ کو آزمانا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے کی بجائے اس کی نہ صرف رضا حاصل کرنے والے بنیں بلکہ نئے سے نئے راستوں کو بھی پائیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والے راستے ہیں۔ اور یہی چیز ہمارے لئے بھی ضروری ہے۔ ہم جو احمدی ہیں، ہم جنہوں نے اس زمانے کے امام کو قبول کیا ہے کہ صرف بیعت کر کے بیٹھ نہ جائیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی تلاش اور قرب کے لئے جہدِ مسلسل کرتے چلے جائیں اور خاص طور پر ان چند دنوں میں بہت توجہ دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اور اگر تم صالح ہو تو وہ اپنی طرف جھکنے والوں کے واسطے غفور ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 450 جدید ایڈیشن ربوہ)

پس اگر ہم خالص ہو کر اس کی بخشش طلب کرتے ہوئے اس کے حضور جھکیں گے تو وہ اپنے وعدے کو پورا کرے گا۔ اور اپنے وعدے کے مطابق اپنی طرف آنے کے مزید روشن راستے دکھائے گا۔ مزید درجے بلند ہوں گے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف آنے کی کوشش کرنے والوں سے راستے دکھانے کا وعدہ فرمایا ہے اسی طرح جو اللہ تعالیٰ سے دُور ہٹتے ہیں پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا یہ فعل ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اندھیروں میں گرتے چلے جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قرآنِ کریم میں فَلَمَّا زَاغُوْآ اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ (سورۃ الصّف: 6)۔ پس جب وہ ٹیڑھے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’جس طرح ہماری دنیاوی زندگی میں صریح نظر آتا ہے کہ ہمارے ہر ایک فعل کے لئے ایک ضروری نتیجہ ہے اور یہ نتیجہ خدائے تعالیٰ کا فعل ہے ایسا ہی دین کے متعلق بھی یہی قانون ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ ان دو مثالوں میں صاف فرماتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70)۔ اور فَلَمَّا زَاغُوْآ اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ (سورۃ الصّف: 6)۔ یعنی جو لوگ اس فعل کو بجالائے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی جستجو میں پوری پوری کوشش کی تو اس فعل کے لئے لازمی طور پر ہمارا یہ فعل ہو گا کہ ہم ان کو اپنی راہ دکھا دیں گے۔ اور جن لوگوں نے کجی اختیار کی اور سیدھی راہ پر چلنا نہ چاہا تو ہمارا فعل اس کی نسبت یہ ہو گا کہ ہم ان کے دلوں کو کج کر دیں گے‘‘ (ٹیڑھا کر دیں گے)۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد نمبر 10 صفحہ 389)۔ پس یہ بندے کی بدقسمتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو خدا سے دُور کرتا ہے۔

چند دن ہوئے مجھے ہمارے ایک غیر از جماعت جو پاکستان سے آئے تھے، کہنے لگے کہ جو کچھ ملک میں ہو رہا ہے کیا وجہ ہے؟ کب ٹھیک ہو گا؟ کس طرح ہو گا؟ تو مَیں نے انہیں کہا کہ دو ہی باتیں ہیں جو ہمیں سامنے رکھنی چاہئیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میری طرف آؤ، کوشش کرو، جدوجہد کرو۔ (اس آیت کا حوالہ دیا ہے کہ میری رضا حاصل کرنے کے تمام راستوں کو تلاش کرنے کی جان لڑا کر کوشش کرو، تو مَیں راستے دکھاتا ہوں)۔ پھر ان سے پوچھا کہ آپ ہی بتائیں کیا یہ صورت آپ کو نظر آ رہی ہے؟۔ تو کہنے لگے کہ نہیں، بلکہ الٹا حساب ہے۔ تو مَیں نے کہا پھر جب الٹا حساب ہے تو اللہ تعالیٰ کا پھر دوسرا فعل ظاہر ہوتا ہے۔ پس مِن حیث القوم بھی ہمیں اپنی سوچوں کے دھارے اور سمتیں ٹھیک کرنی ہوں گی۔ اگر ہم نیک نیتی سے ملک کی ترقی چاہتے ہیں تو پاکستانی قوم کو بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تمام میڈیا آج کل پاکستان کا شور مچا رہا ہے۔ باہر بھی اور پاکستان میں بھی اور یہ لوگ بہت کچھ کہہ رہے ہیں جو مجھے یہاں کہنے کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے تو بعض الفاظ کہہ کے، باتیں کہہ کے انتہا کر دی ہے۔ لیکن ظلم و بربریت کے جو نمونے ہر طرف نظر آ رہے ہیں اس کو روکنے کی کوئی خاطر خواہ کوشش نہیں کر رہا۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم کرے۔ اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ سعید فطرتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کس طرح سلوک کرتا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’انسان کے دل پر کئی قسم کی حالتیں وارد ہوتی رہتی ہیں۔ آخر خدا تعالیٰ سعید روحوں کی کمزوری کو دور کرتا ہے اور پاکیزگی اور نیکی کی قوت بطور موہبت عطا فرماتا ہے‘‘۔ (یعنی خود پھر اپنی طرف سے عطا کرتا ہے)۔ ’’پھر اس کی نظر میں وہ سب باتیں مکروہ ہو جاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں مکروہ ہیں‘‘۔ (یعنی اس انسان کی نظر میں۔ جب اللہ تعالیٰ اس کو یہ عطا فرما دیتا ہے پاکیزگی اور نیکی۔ اس کی اس کوشش کی وجہ سے جو کچھ تھوڑی سی وہ کر رہا ہوتا ہے اس میں برکت ڈال دیتا ہے، اور دروازے کھول دیتا ہے)۔ تو فرمایا: ’’اور وہ سب راہیں پیاری ہو جاتی ہیں جو خدا تعالیٰ کو پیاری ہیں۔ تب اس کو ایک ایسی طاقت ملتی ہے جس کے بعد ضعف نہیں۔ اور ایک ایسا جوش عطا ہوتا ہے جس کے بعد کسل نہیں۔ اور ایسی تقویٰ دی جاتی ہے کہ جس کے بعد معصیت نہیں۔ اور ربّ کریم ایسا راضی ہو جاتا ہے کہ جس کے بعد خطا نہیں۔ مگر یہ نعمت دیر کے بعد عطا ہوتی ہے۔ اوّل اوّل انسان اپنی کمزوریوں سے بہت سی ٹھوکریں کھاتا ہے اور اسفل کی طرف گر جاتا ہے مگر آخر اس کو صادق پا کر طاقتِ بالا کھینچ لیتی ہے‘‘۔ (یعنی ایک مسلسل کوشش ہے کہ انسان گرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کے دَر پر آتا ہے پھر دور ہٹتا ہے دنیا اس کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ پھر وہ دنیا سے پرے ہٹ کے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہے۔ اور یہ مسلسل کوشش ہے جو جاری رہتی ہے۔ آخر جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ یہ کوشش کرتا چلا جا رہا ہے۔ ایک جُہدِ مسلسل ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی جو طاقت ہے وہ طاقتِ بالا اس کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے)۔ فرمایا کہ: ’’اس کی طرف اشارہ ہے جو اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا‘‘۔ (پس یہ مستقل اور لمبی کوشش ہے جس کی آپ نے تشریح کی ہے عربی میں) فرمایا کہ ’’یعنی نُثَبِّتُهُمْ عَلَى التَّقْوٰى وَالْاِيْمَانِ۔ وَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَ الْمَحَبَّةِ وَالْعِرْفَانِ۔ وَسَنُيَسِّرُهُمْ لِفِعْلِ الْخَيْرَاتِ وَ تَرْكِ الْعِصْيَانِ‘‘۔

(مکتوبات احمدیہ جلد 5 نمبر 2 صفحہ 47۔ مکتوب نمبر 31 بنام حضرت خلیفہ اوّلؓ)

پس یہ مستقل اور لمبی کوشش ہے جس سے تقویٰ اور ایمان میں دوام حاصل ہوتا ہے۔ پھر آدمی اس پر ثابت قدم ہوتا ہے اس پر اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور عرفان کے راستے اس کو ملتے ہیں۔ نیکیوں کے کرنے اور گناہوں کو چھوڑنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ پھر اس کی مدد فرماتا ہے اور فرمائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

پھر ایک جگہ اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’سارا مدار مجاہدہ پر ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ جو لوگ ہم میں ہو کر کوشش کرتے ہیں ہم ان کے لئے اپنی تمام راہیں کھول دیتے ہیں۔ مجاہدہ کے بدُوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نظر میں چور کو قطب بنا دیا دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں اور ایسی ہی باتوں نے لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کسی کی جھاڑ پھونک سے کوئی بزرگ بن جاتا ہے‘‘۔ (مسلمانوں میں بڑا رواج ہے۔ قبروں پر جاتے ہیں۔ پیروں کے پاس جاتے ہیں۔ تعویز گنڈے لیتے ہیں دعائیں قبول کروانے کے لئے اپنے مسائل حل کرنے کے لئے یا ان کے خیال میں چاہے نمازیں پڑھیں یا نہ پڑھیں اسی طرح ان کے تمام گناہ بخشے جاتے ہیں)۔ فرمایا کہ: ’’جو لوگ خدا کے ساتھ جلدی کرتے ہیں وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں ہر چیز کی ترقی تدریجی ہے۔ روحانی ترقی بھی اسی طرح ہوتی ہے اور بدُوں مجاہدہ کے کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اور مجاہدہ بھی وہ ہو جو خدا تعالیٰ میں ہو کر۔ یہ نہیں کہ قرآنِ کریم کے خلاف خود ہی بے فائدہ ریاضتیں اور مجاہدہ جوگیوں کی طرح تجویز کر بیٹھے۔ یہی کام ہے جس کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے تا کہ مَیں دنیا کو دکھلا دوں کہ کس طرح پر انسان اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ یہ قانونِ قدرت ہے، نہ سب محروم رہتے ہیں نہ سب ہدایت پاتے ہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 338,339 جدید ایڈیشن ربوہ)

لوگوں نے بعض ذکر کی محفلیں یا مجلسیں بنائی ہوئی ہیں۔ بعض دفعہ بعض جگہوں پر چند ایک احمدیوں کی شکایت آتی ہیں کہ اس بات پر بڑا زور دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو سنت سے ہٹ کر کام کرو گے وہ اللہ تعالیٰ کا قرب نہیں دلا سکتا۔ یا صرف اَللّٰه هُو کر کے اور اس طرح کے دوسرے ذکر کر کے یا بعض دفعہ صرف مختلف قسم کے ذکر اذکار کی لمبی لمبی مجلسیں لگا کر یہ سمجھنا کہ ہمارے فرائض ادا ہو گئے اور نمازوں سے بھی چھٹی مل گئی اور باقی باتوں سے بھی چھٹی مل گئی، یہ نہیں ہو سکتا۔

آپ نے فرمایا کہ: ’’جو لوگ چاہتے ہیں کہ ہمیں کوئی محنت اور مشقت نہ کرنی پڑے وہ بیہودہ خیال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں صاف فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے دروازوں کے کھلنے کے لئے مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ اور وہ مجاہدہ اسی طریق پر ہو جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اور اُسوہ حسنہ ہے۔ بہت

سے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور پھر سبز پوش یا گیروے پوش فقیروں کی خدمت میں جاتے ہیں کہ پھونک مار کر کچھ بنا دیں۔ یہ بیہودہ بات ہے۔ ایسے لوگ جو شرعی امور کی پابندیاں نہیں کرتے اور ایسے بیہودہ دعوے کرتے ہیں وہ خطرناک گناہ کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے بھی اپنے مراتب کو بڑھانا چاہتے ہیں کیونکہ ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اور وہ مشتِ خاک ہو کر خود ہدایت دینے کے مدعی ہوتے ہیں"۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 240 جدید ایڈیشن ربوہ)

یہ پیر فقیر جو ہیں وہ بھی بجائے خدا تعالیٰ کے اپنے آپ کو ہدایت دینے والا سمجھتے ہیں کہ کوئی تعویز دے دیا گنڈا دے دیا اور کہہ دیا کہ بس، تمہارے مسائل حل ہو گئے اور یہ یہ چیزیں بھی تمہاری ہوں گی اور تم نیکیوں پر قائم رہو گے۔

پھر آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ کا یہ سچا وعدہ ہے کہ جو شخص صدقِ دل اور نیک نیتی کے ساتھ اس کی راہ کی تلاش کرتے ہیں وہ ان پر ہدایت و معرفت کی راہیں کھول دیتا ہے جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ یعنی جو لوگ ہم میں ہو کر مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان پر اپنی راہیں کھول دیتے ہیں۔ ہم میں سے ہو کر سے یہ مراد ہے کہ محض اخلاص اور نیک نیتی کی بنا پر خدا جوئی اپنا مقصد رکھ کر۔ لیکن اگر کوئی استہزاء اور ٹھٹھے کے طریق پر آزمائش کرتا ہے، وہ بدنصیب محروم رہ جاتا ہے۔ پس اسی پاک اصول کی بنا پر اگر تم سچے دل سے کوشش کرو اور دعا کرتے رہو تو وہ غفور الرحیم ہے۔ لیکن اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی پرواہ نہیں کرتا وہ بے نیاز ہے"۔

(الحکم جلد 8 نمبر 18 مورخہ 31/مئی 1904ء صفحہ 2)

ہر حوالے میں کچھ نہ کچھ زائد باتیں ہیں اس لئے مَیں نے یہ لئے ہیں۔ پس جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ کسی کو ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور ہمیشہ ہدایت اللہ تعالیٰ سے ہی ملتی ہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کرے اس کی حقیقت جاننے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی ضرورت ہے۔ اگر کسی کو شک و شبہ ہے، کسی قسم کے نشانات پر تسلی نہیں ہو رہی۔ لیکن اگر اسے ہنسی اور ٹھٹھے کا نشانہ بنایا جائے تو پھر انسان ہدایت سے محروم رہ جاتا ہے اور نہ صرف محروم رہ جاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی گرفت کا مورد بن جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

"خدا تعالیٰ تو ہر ایک انسان کو اپنی معرفت کے رنگ میں رنگین کرنا چاہتا ہے کیونکہ انسان کو خدا تعالیٰ نے اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 23 جدید ایڈیشن ربوہ)

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً۔ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ (البقرۃ: 139) کہ اللہ کا رنگ پکڑو اور رنگ میں اللہ سے بہتر اور کون ہو سکتا ہے؟ اور ہم اس کی عبادت کرنے والے ہیں"۔

پس اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش ہے جو ہر مومن کو کرنی چاہئے۔ جس سے انسان خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے راستے طے کرتا ہے، قرب پانے کے راستے اس کو نظر آتے ہیں۔ صِبْغَةَ اللّٰه کا مطلب ہے کہ صفاتِ الٰہیہ کا رنگ اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور اللہ تعالیٰ جب یہ فرماتا ہے تو فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں یہ صلاحیت رکھی ہے کہ وہ صفاتِ الٰہیہ کا رنگ اختیار کر سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔

(بخاری کتاب الاستیذان باب بدء السلام حدیث نمبر 6227)

اور صورت سے یہی مراد ہے کہ آدم خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنائے ہوئے ہے۔ یہاں آدم سے مراد ابنِ آدم اور انسان ہیں، ہر انسان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ ستّار ہے تو انسان کو بھی اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے حصہ لیتے ہوئے ستّاری اور پردہ پوشی کی صفت اختیار کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ شکور ہے، انسان کو بھی شکور بننا چاہئے۔ جب اللہ تعالیٰ کے بارے میں شکور آتا ہے تو گو اس کے معنی اور ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام طاقتوں کا مالک ہے لیکن بندہ شکر گزار بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ قدر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت، بڑی وسیع تر صفت رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الفاتحہ: 2) ہے۔ اس کو سامنے رکھتے ہوئے ایک مومن بھی اپنے اپنے دائرہ میں ربّ ہے۔ والدین بچوں کی پرورش کرتے ہیں۔ ایک محدود دائرے میں ان کا بھی اس لحاظ سے ربّ ہونے کا ایک حلقہ ہے۔ اسی طرح دوسری صفات ہیں۔ پس یہ صفاتِ حسنہ جو ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے جب انسان کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی رہنمائی فرماتا ہے اور پھر جیسا کہ ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جب انسان کوشش کرتا ہے تو پھر اس کی کوششوں میں برکت ہوتی ہے۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا میں ہو کر خدا تلاش کرو تو خدا ملتا ہے۔ خدا میں ہو کر خدا تلاش کرو۔ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کو تلاش کرنے کی کوشش کرو گے تو خدا ملے گا۔ اور خدا میں ہو کر خدا تلاش کرنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ اس کی صفات اپناؤ۔ اب اللہ تعالیٰ رحمان اور رحیم ہے اور اس کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو کر اس کے نام پر ظلم و بربریت پھیلانے والے کس طرح اللہ تعالیٰ کی راہ کو پا سکتے ہیں۔

آج بھی ایک افسوسناک ہمیں اطلاع ملی۔ جمعہ کے دوران مردان میں ہماری مسجد پر دہشت گردوں نے حملہ کیا لیکن ڈیوٹی پر موجود خدام کی بروقت کارروائی سے ان کو زیادہ کامیابی نہیں ہوئی۔ زیادہ کیا؟ ہوئی ہی نہیں۔ اندر نہیں آ سکے۔ انہوں نے گرنیڈ وغیرہ پھینکے اور ایک خودکش حملہ آور زخمی ہو گیا۔ زخمی حالت میں پھر اس نے اپنے آپ کو اڑا لیا جس کی وجہ سے مسجد کا گیٹ اور دیواریں وغیرہ گر گئیں۔ وہاں خدام ڈیوٹی پر تھے چند ایک زخمی ہوئے اور ایک خادم شہید بھی ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ اس شہید کے بھی درجات بلند کرے اور زخمیوں کو بھی شفا دے۔ باقی حملہ آور جو تھے وہ فرار ہو گئے۔

تو بہر حال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ کون سے لوگ ہیں جو اسلام کے نام پر، خدا کے نام پر یہ کام کرنے والے ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنانے والے ہیں۔ یہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے نام پر اللہ کی عبادت کرنے والوں پر حملہ کرنے والے ہیں یہ تو کسی طرح بھی خدا والے نہیں کہلا سکتے۔ پھر دو دن پہلے ہم نے دیکھا کہ ایک شیعوں کا جلوس تھا اس پر حملہ کیا۔ وہاں بلا وجہ معصوم جانیں ضائع ہوئیں۔ بہت سے زخمی بھی ہوئے۔ تو یہ لوگ تو ایسے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو اتنا ٹیڑھا کر دیا ہے کہ اب بظاہر لگتا ہے ان لوگوں کے لئے کوئی واپسی کا راستہ نہیں رہا۔ اور جو لوگ ان کو مدد کرنے والے ہیں، مددگار ہیں یا جن کے ہاتھ میں طاقت ہے اور پوری طرح ہاتھ نہیں ڈالتے وہ لوگ بھی اس کے ذمہ دار ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد ان ظالموں سے ملک کو نجات دے بلکہ دنیا کو نجات دے کیونکہ اب تو دنیا میں بھی یہ لوگ پھیل گئے ہیں۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے کوشش کی حالت کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ مثال دی ہے۔ فرمایا کہ:

"جو لوگ کوشش کرتے ہیں انجام کار رہنمائی پر پہنچ جاتے ہیں۔ جس طرح وہ دانہ تخم ریزی کا بدوں کوشش اور آبپاشی کے بے برکت رہتا ہے بلکہ خود بھی فنا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اس اقرار کو ہر روز یاد نہ کرو گے اور دعائیں نہ مانگو گے کہ خدایا ہماری مدد کر تو فضلِ الٰہی وارد نہیں ہو گا۔ اور بغیر امدادِ الٰہی کے تبدیلی ناممکن ہے"۔

(الحکم جلد 8 نمبر 38,39 مورخہ 10,17 نومبر 1904ء صفحہ 6 کالم نمبر 3)

پس دانہ جب پودہ بنتا ہے تو فرمایا کہ وہ پودہ بننے کے لئے خود فنا ہو کر پودہ بنتا ہے۔ تم بھی اگر ثمر آور درخت بننا چاہتے ہو، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو فنا کرو۔ اسی سے اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہو گی اور آئندہ نسلوں میں بھی یہ روح قائم رہے گی جو دین پر چلنے والے ہوں گے۔ تو یہ عارضی کوششیں نہیں ہیں بلکہ مسلسل کوشش ہے جو ایک مومن کا فرض ہے کرتا چلا جائے۔ اس دانے کی طرح فنا ہونے کی ضرورت ہے جس سے پھل دار پودہ بنتا ہے۔ اور فرمایا کہ یہ اس صورت میں ہو گا جب اس اقرار اس عہد کو سامنے رکھو گے جو تم نے اس زمانے میں اس امام سے کیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے کیا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ان کی مدد کرتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو سامنے رکھو گے کہ ہم ان کی مدد کرتے ہیں، ان کو راستہ دکھاتے ہیں جو مسلسل کوشش کرتے ہیں تو پھر ہی کامیاب ہو گے۔ اگر نہیں رکھو گے تو پھر کامیابی نہیں۔

پھر ایک جگہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ:

"بموجب تعلیم قرآنِ شریف ہمیں یہ امر یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ قرآنِ شریف میں اپنے کرم، رحم، لطف اور مہربانیوں کے صفات بیان کرتا ہے اور رحمان ہونا ظاہر کرتا ہے اور دوسری طرف فرماتا ہے کہ اَنْ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى (النجم: 40) اور وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا فرما کر اپنے فیض کو سعی اور مجاہدہ میں منحصر فرماتا ہے۔ نیز اس میں صحابہ رضی اللہ (عنہم) کا طرزِ عمل ہمارے واسطے ایک اُسوہ حسنہ اور عمدہ نمونہ ہے۔ صحابہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ کی زندگی میں غور کر کے دیکھو بھلا انہوں نے محض معمولی نمازوں سے ہی وہ مدارج حاصل کر لئے تھے؟ نہیں بلکہ انہوں نے تو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے واسطے اپنی جانوں تک کی پرواہ نہیں کی اور بھیڑ بکریوں کی طرح خدا کی راہ میں قربان ہو گئے۔ جب جا کر کہیں ان کو یہ رتبہ حاصل ہوا تھا۔ اکثر لوگ ہم نے ایسے دیکھے ہیں وہ یہی چاہتے ہیں کہ ایک پھونک مار کر ان کو وہ درجات دلا دیئے جاویں اور عرش تک ان کی رسائی ہو جاوے"۔

فرمایا کہ "ہمارے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بڑھ کر کون ہو گا۔ وہ افضل البشر، افضل الرسل والانبیاء تھے جب انہوں نے ہی پھونک سے وہ کام نہیں کئے تو اور کون ہے جو ایسا کر سکے۔ دیکھو آپ نے غارِ حرا میں کیسے کیسے ریاضات کئے۔ خدا جانے کتنی مدت تک تضرعات اور گریہ وزاری کیا کئے۔ تزکیہ کے لئے کیسی کیسی جانفشانیاں اور سخت سے سخت محنتیں کیا کئے۔ جب جا کر کہیں خدا کی طرف سے فیضان نازل ہوا۔ اصل بات یہی ہے کہ انسان خدا کی راہ میں جب تک اپنے اوپر ایک موت اور حالتِ فنا وارد نہ کر لے تب تک

ادھر سے کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔ البتہ جب خدا دیکھتا ہے کہ انسان نے اپنی طرف سے کمال کوشش کی ہے اور میرے پانے کے واسطے اپنے اوپر موت وارد کر لی ہے تو پھر وہ انسان پر خود ظاہر ہوتا ہے اور اس کو نوازتا اور قدرت نمائی سے بلند کرتا ہے۔'' (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 507 جدید ایڈیشن ربوہ)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

'' خدا کی طرف سعی کرنے والا کبھی بھی ناکام نہیں رہتا۔ اس کا سچا وعدہ ہے کہ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ خدائے تعالیٰ کی راہوں کی تلاش میں جو جُویا ہوا وہ آخر منزلِ مقصود پر پہنچا۔ دنیوی امتحانوں کے لئے تیاری کرنے والے، راتوں کو دن بنا دینے والے طالب علموں کی محنت اور حالت کو ہم دیکھ کر رحم کھا سکتے ہیں تو کیا اللہ تعالیٰ جس کا رحم اور فضل بے حد اور بے انت ہے اپنی طرف آنے والے کو ضائع کر دے گا؟ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا''۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 161-162 مطبوعہ انوار احمدیہ پریس قادیان)

پھر ایمانی حالت کے حصول اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول میں جو باریک فرق ہے اس کی علمی بحث کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

'' روح القدس کی تائید جو مومن کے شامل ہوتی ہے وہ محض خدا تعالیٰ کا انعام ہوتا ہے جو ان کو ملتا ہے جو سچے دل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنِ شریف پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ کسی مجاہدہ سے نہیں ملتا محض ایمان سے ملتا ہے اور مفت ملتا ہے۔ صرف یہ شرط ہے کہ ایسا شخص ایمان میں صادق ہو اور قدم میں استوار اور امتحان کے وقت صابر ہو۔ لیکن خدائے عزّ وجل کی لدنّی ہدایت جو اس آیت میں مذکور ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ وہ بجز مجاہدہ کے نہیں ملتی''۔ (ایک اللہ تعالیٰ کی طرف سے مل رہی ہے یہ چیز اور ایک خاص مجاہدہ سے ملتی ہے۔) '' مجاہدہ کرنے والا ابھی مثل اندھے کے ہوتا ہے''۔ (عام ایمانی حالت تو مل جاتی ہے اس سے بغیر زیادہ مجاہدے کے، لیکن ابھی اس کی حالت اندھے کی سی ہے۔ اس میں مزید ترقی کے درجے پانے کی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ اس کی حالت ابھی مثل اندھے کی ہے) '' اور اس میں اور بینا ہونے میں ابھی بہت فاصلہ ہوتا ہے۔ مگر روح القدس کی تائید اس کو نیک ظن کر دیتی ہے اور اس کو قوت دیتی ہے جو وہ مجاہدہ کی طرف راغب ہو''۔ (تو جب انسان اللہ تعالیٰ کی طرف کوشش کر رہا ہوتا ہے تو پھر اس کو روح القدس سے قوت مل رہی ہوتی ہے کہ مجاہدہ کرتا چلا جائے) '' اور مجاہدہ کے بعد انسان کو ایک اور روح ملتی ہے جو پہلی روح سے بہت قوی اور زبردست ہوتی ہے۔ مگر یہ نہیں کہ دو روحیں ہیں، روح القدس ایک ہی ہے صرف فرق مراتبِ قوت کا ہے'' (کہ ایک روح ہے ایک میں زیادہ قوت ہے ایک میں کم۔ پہلے درجے میں کم قوت تھی، جب دوسرا درجہ حاصل کیا تو زیادہ قوت پیدا ہو گئی۔ اور اللہ تعالیٰ کی عرفان اور پہچان زیادہ ہو گئی۔ اس کی طرف بڑھنے کے نئے نئے راستوں کی طرف رہنمائی مل گئی۔) '' جیسا کہ دو خدا نہیں ہیں صرف ایک خدا ہے۔ مگر وہی خدا جن خاص تجلیات کے ساتھ ان لوگوں کا ناصر اور مربی ہوتا اور ان کے لئے خارق عادت عجائبات دکھاتا ہے وہ دوسروں کو ایسے عجائباتِ قدرت ہرگز نہیں دکھلاتا''۔ (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد نمبر 23 صفحہ 425,426)

پھر آپ فرماتے ہیں: '' جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف رجوع کرے گا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ جہاں تک بس چل سکے وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے۔ پھر جب اس کی کوشش اس کے اپنے انتہائی نکتہ پر پہنچے گی تو وہ خدا تعالیٰ کے نور کو دیکھ لے گا۔ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ جو حق کوشش اس کے ذمہ ہے اسے بجا لائے۔ یہ نہ کرے کہ اگر پانی بیس ہاتھ نیچے کھودنے سے نکلتا ہے تو صرف دو ہاتھ کھود کر ہمت ہار دے۔ ہر ایک کام میں کامیابی کی یہی جڑ ہے کہ ہمت نہ ہارے۔ پھر اِس امت کے لئے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر کوئی پورے طور سے دعا و تزکیہ نفس سے کام لے گا سب وعدے قرآنِ شریف کے اس کے ساتھ پورے ہو کر رہیں گے۔ ہاں جو خلاف کرے گا وہ محروم رہے گا کیونکہ اس کی ذات غیور ہے۔ اس نے اپنی طرف آنے کی راہ ضرور رکھی ہے لیکن اس کے دروازے تنگ بنائے ہیں۔ پہنچتا وہی ہے جو تلخیوں کا شربت پی لیوے۔ لوگ دنیا کی فکر میں درد برداشت کرتے ہیں حتی کہ بعض اسی میں ہلاک ہو جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے لئے ایک کانٹے کی درد بھی برداشت کرنا پسند نہیں کرتے۔ جب تک اس کی طرف سے صدق اور صبر اور وفاداری کے آثار ظاہر نہ ہوں تو ادھر سے رحمت کے آثار کیسے ظاہر ہوں؟۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 223,224 جدید ایڈیشن ربوہ)

پس اس بات کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ مسلسل کوشش جاری رکھنا ایک مومن کا کام ہے۔

فرمایا کہ '' اسلام اور دوسرے مذاہب میں جو امتیاز ہے وہ یہی ہے کہ اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے اور پھر اسے ایک نئی زندگی عطا کی جاتی ہے جو بہشتی زندگی ہوتی ہے۔ ....اب سوال ہوتا ہے کہ جبکہ یہ مابہ الامتیاز ہے تو کیوں ہر شخص نہیں دیکھ لیتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ سنت اللہ اسی پر واقع ہوئی ہے کہ یہ بات بجز مجاہدہ، توبہ اور تبتّلِ تام کے نہیں ملتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ یعنی جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کریں گے انہی کو یہ راہ ملے گی۔ پس جو لوگ خدا کی وصایا اور احکام پر عمل نہ کریں بلکہ ان سے اعراض کریں ان پر یہ دروازہ کس طرح کھل جائے۔ یہ نہیں ہو سکتا''۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 344 جدید ایڈیشن ربوہ)

فرماتے ہیں: '' پھر وہ لوگ روح القدس کی طاقت سے بہرہ ور ہو کر ان مجاہدات میں لگے کہ اپنے پاک اعمال کے ساتھ شیطان پر غالب آجائیں'' (پھر وہ لوگ یعنی صحابہ روح القدس کی طاقت سے بہرہ ور ہو کر ان مجاہدات میں لگے کہ اپنے پاک اعمال کے ساتھ شیطان پر غالب آجائیں) '' تب انہوں نے خدا کے راضی کرنے کے لئے ان مجاہدات کو اختیار کیا کہ جن سے بڑھ کر انسان کے لئے متصور نہیں۔ انہوں نے خدا کی راہ میں اپنی جانوں کو خس و خاشاک کی طرح بھی قدر نہ کیا۔ آخر وہ قبول کئے گئے اور خدا نے ان کے دلوں کو گناہ سے بکلی بیزار کر دیا اور نیکی کی محبت ڈال دی۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ یعنی جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان کو اپنی راہ دکھایا کرتے ہیں''۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد نمبر 23 صفحہ 425)

اسی مجاہدہ کی وجہ سے صحابہ کو وہ مقام ملا جس کے بارہ میں حدیث میں آتا ہے حضرت عمر سے روایت ہے کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں نے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے صحابہ کا میرے نزدیک ایسا مرتبہ ہے جیسے آسمان میں ستارے ہیں۔ بعض بعض سے روشن تر ہیں۔ لیکن نور ہر ایک میں موجود ہے۔ پس جس نے تیرے کسی صحابی کی پیروی کی میرے نزدیک وہ ہدایت یافتہ ہو گا۔ حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے یہ بھی کہا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے جس کی بھی تم اقتداء کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ (مشکوٰۃ کتاب المناقب مناقب الصحابہ الفصل الثالث حدیث نمبر 6018 دار الکتب العلمیۃ بیروت ایڈیشن 2003)

تو یہ مقام تھا مسلسل کوشش اور جہاد کا، جو صحابہ نے اپنے نفسوں کو پاک کرنے کے لئے کیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ اجر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

'' اس بیعت کی اصل غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں ذوق و شوق پیدا ہو اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو کر اس کی جگہ نیکیاں پیدا ہوں۔ جو شخص اس غرض کو ملحوظ نہیں رکھتا اور بیعت کرنے کے بعد اپنے اندر کوئی تبدیلی کرنے کے لئے مجاہدہ اور کوشش نہیں کرتا، جو کوشش کا حق ہے اور پھر اس قدر دعا نہیں کرتا جو دعا کرنے کا حق ہے تو وہ اس اقرار کی جو خدا تعالیٰ کے حضور کیا جاتا ہے سخت بے حرمتی کرتا ہے۔ اور وہ سب سے زیادہ گنہگار اور قابلِ سزا ٹھہرتا ہے۔ پس یہ ہرگز نہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ بیعت کا اقرار ہی ہمارے لئے کافی ہے اور ہمیں کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ مثل مشہور ہے جوئندہ یابندہ۔ جو شخص دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اس کے لئے کھولا جاتا ہے۔ اور قرآنِ شریف میں بھی فرمایا گیا ہے کہ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ یعنی جو لوگ ہماری طرف آتے ہیں اور ہمارے لئے مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان کے واسطے اپنی راہ کھول دیتے ہیں اور صراطِ مستقیم پر چلا دیتے ہیں۔ لیکن جو شخص کوشش ہی نہیں کرتا وہ کس طرح اس راہ کو پا سکتا ہے؟ خدایابی اور حقیقی کامیابی اور نجات کا بھی یہی گر اور اصول ہے۔ انسان کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرنے سے تھکے نہیں۔ نہ درماندہ ہو اور نہ اس راہ میں کوئی کمزوری ظاہر کرے''۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ نمبر 181,182 مطبوعہ ربوہ)

اللہ کرے ہم میں سے ہر ایک اس روح کو سمجھنے والا ہو اور ہماری کوششیں ہر آن آگے بڑھنے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنا عہد پورا کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی طرف لے جا رہی ہوں۔ اپنے عہدوں میں کمزوری دکھا کر اور اپنی کوششوں میں کمی کر کے ہم کبھی اللہ تعالیٰ کے حضور شرمندہ نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا عہد نبھانے اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ اور یہ باقی دن ہم خاص طور پر دعاؤں میں پہلے سے بڑھ کر گزارنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ خود ہماری ڈھال بن جائے اور ہمارے دشمنوں کی پکڑ کے سامان فرمائے۔

جس شہید کا مَیں نے ذکر کیا تھا پہلے تو میرا خیال تھا کہ شاید کوائف نہیں آئے، جنازہ اگلے جمعہ ہو گا۔ لیکن کوائف آ گئے ہیں تو ان کا ابھی نمازِ جمعہ کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ہم جنازہ غائب بھی پڑھیں گے۔ جو شہید ہوئے ہیں ان کا نام شیخ عامر رضا صاحب ولد مکرم مشتاق احمد صاحب ہے۔ ان کی عمر چالیس سال تھی۔ اس وقت بطور سیکرٹری وقفِ جدید خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ علاوہ ازیں شہید جو تھے قائد مجلس اور قائد ضلع کے طور پر خدمت کی توفیق پا چکے ہیں۔ ان کا اپنا الیکٹرونکس کا بزنس تھا۔ مسجد کے اندر تھے، وہاں جو دھما کہ ہوا ہے وہ اتنا شدید تھا کہ اندر ان کے آ کے دیواریں گری ہیں اور دروازہ اندر آ کے گرا ہے اس کی وجہ سے شدید زخمی بھی ہو گئے۔ ہسپتال لے جاتے ہوئے راستے میں شہید ہو گئے تھے۔ نہایت مخلص اور محنتی احمدی تھے۔ ان کے لواحقین میں ان کی اہلیہ لبنیٰ عامر صاحبہ اور ایک بیٹا اسامہ عامر، عمر 9 سال اور ایک بچی ڈیڑھ سالہ ہے۔ ان کا جنازہ انشاء اللہ تدفین کے لئے ربوہ لے جایا جائے گا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ابھی جمعہ کے بعد ہم جنازہ غائب ادا کریں گے۔

❁ ❁ ❁

سیکرٹریان اصلاح وارشاد برائے اصلاح کمیٹی کا اجلاس منعقد کریں اور باقاعدگی سے ہر ماہ رپورٹ ارسال کریں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

والد محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی آف کلکتہ کا ذکر خیر

مکرم شریف احمد بانی صاحب، کراچی پاکستان

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے آپ کے بارہ میں تحریر فرمایا:

"تقسیم ملک کے بعد آپ کے دل میں یہ جذبہ موجزن ہوا کہ مرکز قادیان میں قیام کرکے اس کی خدمت کرنا ہر ایک احمدی پر ویسا ہی فرض ہے جیسے درویشان پر تھا۔ اگر ہم ذاتی طور پر قادیان میں قیام نہیں کرسکے۔ تو جو لوگ اس فرض کو نبھا رہے ہیں ہم پر لازم ہے کہ ان کو اپنا نمائندہ سمجھ کر ان کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ اس جذبہ کے تحت آپ اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ قادیان آئے اور موصوف نے ایک ایک گھر پہنچ کر ذاتی طور پر جائزہ لیا اور سب گھروں سے ذاتی تعارف پیدا کیا اور یہ دیکھ کر کہ درویشان کے گزارے بے حد قلیل ہیں، اپنی طرف سے چار ماہ کی گندم دینے کی پیشکش تین سال کیلئے کی۔ جس کی بزرگان نے اجازت عنایت فرمائی اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے جبکہ ہر سال افراد کی تعداد اور نرخ گندم بڑھنے سے اخراجات کی مقدار بڑھتی گئی۔ اس طرح کی اعانت کی اولیت کا سہرا آپ ہی کے سر ہے۔ کلکتہ اور مدراس کی مساجد کے لئے گراں قدر عطایا۔ ترجمۃ القرآن ہندی اور تعمیر لنگر خانہ کے جملہ اخراجات، نصرت گرلز اسکول قادیان کی چھوٹی بچیوں کو یونیفارم اور نوجوان بچیوں کو برقعے مہیا کرنا۔ مدرسہ احمدیہ کے طلبا کیلئے اعلیٰ تعلیمی وظائف، قادیان کی مساجد میں بجلی کے پنکھے لگوانا، تعلیم الاسلام ہائی اسکول اور نصرت گرلز اسکول میں پنکھے لگوانا اور فرنیچر مہیا کرنا۔ بیماروں کے علاج کیلئے غرباء ناداروں اور بیوگان کی امداد کرنا۔ گرم پارچات کمبل اور کمبل دینا۔

مرکز ربوہ کی مسجد اقصیٰ کی تعمیر کا کل خرچ ادا کرنے کی اجازت کیلئے آپ نے عرض کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ازراہ کرم اجازت عنایت فرمائی اور سارے اخراجات آپ نے نے بانشراح صدر ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ غیب سے آپ کے مال میں برکت کے سامان ساتھ ساتھ کرتا رہا کہ آپ کو کوئی بھی دقّت پیش نہ آئی۔ یہ آپ کی ایک مستقل یادگار ہے۔ آپ نے منارۃ المسیح کی سفیدی کیلئے ایک خطیر رقم مرکز میں جمع کروادی۔ بارگاہ خلافت اور مقامات مقدسہ سے آپ کو والہانہ محبت تھی۔ مرکز قادیان کی زیارت آپ باقاعدگی سے کرتے تھے۔ اور ان نیک کاموں کی توفیق عطا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے مال میں برکت کے غیر معمولی سامان پیدا فرمائے تھے۔ آپ کی ان مخلصانہ مساعی کی وجہ سے ایک طویل عرصہ پہلے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی رکنیت کا شرف عطا ہوا۔ جو آپ کی وفات تک قائم رہا۔ آپ کی زیر تربیت خدمت کا یہ عظیم جذبہ آپ کی اہلیہ اور آپ کی اولاد میں بھی پیدا ہوا اور مرحوم کی اولاد بھی اپنے والد ماجد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان تمام ممتاز کارہائے خیر کو جاری رکھے ہوئے ہے اور ان کے لئے ثواب عظیم و اجر جزیل کا باعث بن رہے ہیں۔ تاریخ احمدیت جلد پنجم میں بجا طور پر مرحوم کے بارہ میں مرقوم ہوا ہے کہ:

"انہوں نے حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کی طرح سلسلہ کی ہر اہم تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور قربانیوں میں ایک شاندار مثال قائم کی۔ خصوصاً تقسیم ملک کے بعد قادیان اور درویشان قادیان اور احمدیت کیلئے ان کی مالی خدمات کا سلسلہ بہت وسیع اور قابل رشک ہے"

(تابعین اصحاب احمد جلد دہم ص۔ا۔تا۔۳)

آپ کا آبائی وطن چنیوٹ تھا اور آپ چنیوٹ کی مشہور شیخ برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ اپنی ڈائری میں تحریر فرماتے ہیں:۔

ان ایام میں ہماری برادری کے اکثر افراد شہر چنیوٹ اور اس کے گردونواح میں تجارت اور مختلف اقسام کی مزدوری سے روزی کماتے تھے اور نسبتاً غریب اور مفلوک الحال تھے۔ مگر چند خاندانوں کے بزرگ کلکتہ میں چمڑے کی تجارت کرتے تھے اور مالدار اور خوش حال تھے۔ میرے والد صاحب نے کلکتہ جاکر کچھ عرصہ ملازمت کی۔ فطری ذہانت والدین کی نیک تربیت محنت اور امانت کے اوصاف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ پر بے شمار فضل کئے اور آپ کو اس قابل بنایا کہ ملازمت سے علیحدگی اختیار کرکے اپنا کاروبار شروع کریں۔ اپنے چھوٹے بھائی حاجی میاں تاج محمود صاحب کو بھی چنیوٹ سے بلاکر کاروبار میں شریک کرلیا۔ یہ دونوں بھائی اہلحدیث تھے اور بہت دیندار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے کاروبار میں سرعت سے ترقی عطا فرمائی۔ دینی ماحول میں پرورش پانے کی وجہ سے عین عنفوان شباب میں والد صاحب کے دل میں یہ بات جاگزیں ہوگئی کہ دونوں بھائیوں پر حج فرض ہوگیا ہے۔ چنانچہ اس خیال کے آتے ہی والد صاحب چنیوٹ روانہ ہوگئے اور اپنے والدین کو ساتھ لیکر حج بیت اللہ روانہ ہوگئے اور اپنے والدین کو ساتھ لیکر حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ سے بہرہ اندوز ہوئے اور دوسرے یا تیسرے سال میاں محمود صاحب بھی اس سے مشرف ہوئے۔ چچا حاجی تاج محمود صاحب بہت متقی تھے اور دنیاوی امور اور کاروبار میں بہت کم دلچسپی لیتے تھے۔ غالباً ۱۹۰۲ء میں ان کی توجہ احمدیت کی طرف ہوئی۔ حضرت مسیح موعود کی تصانیف اور احمدیہ لٹریچر کو اسلام کی تائید میں پاتے۔ آپ نے قرآن مجید اس طرح پڑھا ہوا تھا کہ اس کا ہر ایک لفظ آپ کے دل میں جاگزیں ہوچکا تھا اور قرآن مجید کی تلاوت ہی آپ کی غذا تھی۔ انبیاء کی مخالفت کا آپ کو اچھی طرح علم تھا۔ چنانچہ مخالفت کے نتیجہ میں آپ پر صداقت احمدیت واضح ہوگئی اور انہوں نے انہی ایام میں تحریری بیعت کرکے احمدیت قبول کرلی۔ چھوٹے بھائی کے احمدیت قبول کرنے پر والد صاحب کی توجہ بھی احمدیت کی طرف ہوئی اور انہوں نے مختلف علماء سے معلومات حاصل کرنے کا سلسلہ شروع کیا لیکن عمر نے وفا نہ کی اور وہ ۱۹۱۰ء میں وفات پاگئے۔

سلسلہ احمدیہ کے ایک بزرگ مولوی عبد الرحیم صاحب کشمیری ایک عرصہ تک کٹک (اڑیسہ) میں رہے اور ان کے نیک نمونہ سے اڑیسہ میں ہزاروں افراد احمدیت میں شامل ہوئے۔ ۱۹۱۸ء میں وہ کلکتہ تشریف لائے اور کلکتہ میں درس قرآن مجید کا سلسلہ شروع کیا۔ اس وقت کلکتہ میں معدودے چند احمدی احباب تھے۔ حاجی میاں تاج محمود صاحب باقاعدگی سے درس میں شامل ہوتے تھے۔ میں اس وقت تک احمدی نہیں تھا لیکن حاجی صاحب کے ساتھ درس میں شامل ہوا کرتا تھا۔ ایک دن درس میں آیت آئی۔ جس میں حضرت رسول کریم ﷺ کو ارشاد ہوا ہے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو نصیحت کرو۔ مولوی صاحب نے فرمایا: کہ یہ ارشاد بانی حضرت رسول کریم ﷺ کی اتباع میں سب کیلئے ہے۔ یہ درس سن کر جناب چچا صاحب دکان پر آئے اور مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں احمدیت کا موافق اور مخالف دلائل سنتے ہوئے عرصہ ہوگیا ہے۔ اب کس نتیجہ پر پہنچے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ صداقت احمدیت تو بالکل واضح ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ نیک کام میں دیر نہیں کرنی چاہئے بیعت کا خط فوراً لکھ دو۔ چنانچہ اسی وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بیعت کا کارڈ روانہ کردیا۔

میری قبول احمدیت کی خبر چنیوٹ برادری میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ میرے ایک ماموں میاں امیر الدین صاحب نے مجھے اپنے گھر بلاکر پہلے تو سخت سست کہا اور پھر دو چار تھپڑ رسید کئے۔ اگر ممانی جان درمیان میں نہ آجاتیں تو میری مزید پٹائی ہوتی۔ دوسری صبح میرے چاروں ماموں صاحبان غصہ میں بھرے ہوئے ہماری دکان پر آئے اور چچا صاحب کو مخاطب کرکے کہا۔

"تم خود تو گمراہ ہوئے ہی تھے۔ ہمارے اس بھانجے کو میرزائی بناکر اس کا بیڑہ بھی کیوں غرق کیا ہے"۔

پھر ایک مخالف مولوی کے پاس لے جانے کا کہا ہم دو دو نفل پڑھ کر گئے مگر خدا کے فضل سے مولوی لاجواب ہوگیا۔

احمدی ہونے کے چند ماہ بعد میں چنیوٹ لوٹا۔ رات دیر گئے گھر پہنچا۔ مگر والدہ صاحبہ نے گھر کا دروازہ کھولنے سے انکار کردیا اور وہ رات میں نے گھر سے باہر گزاری۔ صبح گھر کا دروازہ کھلنے پر گھر میں داخل ہوا۔ مگر والدہ صاحبہ نے بات چیت سے انکار کردیا اور سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ اس دوران میں جلسہ سالانہ کیلئے قادیان حاضر ہوا۔ انفلوئنزا کی وبا کی وجہ سے دسمبر ۱۹۱۸ء میں جلسہ نہیں ہوا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر جلسہ مارچ ۱۹۱۹ء میں منعقد ہوا۔ میں نے گول کمرہ میں حضرت صاحب کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی عملی حالت کی اصلاح کی توفیق عطا فرمائی۔ نمازیں بروقت اور باقاعدگی سے پڑھنے لگا اور تلاوت قرآن مجید روزانہ بالالتزام کرنے لگا۔ والدہ صاحبہ نے اس تبدیلی کو محسوس کیا اور اب مخالفت میں پہلی سی شدت نہ رہی۔ کچھ عرصہ بعد والدہ صاحبہ میرے چھوٹے بھائی میاں محمد یوسف کو ساتھ لیکر قادیان گئیں اور کچھ عرصہ دار المسیح میں بطور مہمان قیام کیا۔ حضرت اماں جان اور اس خاندان کے رہن سہن کو بہت قریب سے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل اطمینان حاصل کرکے بیعت کی اور احمدیت کی فدائی ہوکر چنیوٹ لوٹیں (ڈائری)۔

جناب والد صاحب کو حضرت مسیح موعودؑ خلفاء کرام اور خاندان مسیح موعودؑ سے عشق کی حد تک محبت اور عقیدت تھی۔ مولوی بشیر احمد صاحب ساٹھ کی دہائی میں کلکتہ میں امیر جماعت تھے۔ انہوں نے آپ کے بارہ میں لکھا:۔

جن احباب نے اطاعت امیر کا بہترین نمونہ دکھایا۔ ان میں آپ کا نام سرفہرست تھا جو شخص مقامی امیر کی اطاعت میں سرفہرست ہو، ظاہر ہے کہ اس میں اطاعت خلافت کا جذبہ کس قدر ہوگا۔ سچ تو یہ ہے۔ آپ خلفائے سلسلہ کے ساتھ عشق رکھتے تھے۔ حضرت مصلح موعود کی محبت آپ کی رگ رگ میں جاری وساری تھی۔ اسی طرح حضرت خلیفہ ثالثؒ کے بھی آپ فدائی تھے اور آپ کی ہر مالی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ہمیشہ السابقون الاولون میں آنے کی کوشش کرتے تھے۔

خلیفۂ وقت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ہر فرد کے ساتھ آپ محبت رکھتے تھے۔ ستمبر ۱۹۶۲ء میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کلکتہ کی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کیلئے کلکتہ تشریف لائے۔ اگرچہ تمام احباب نے مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔ لیکن خصوصی مہمان آپ حضرت سیٹھ صاحب ہی کے تھے۔ خاندان مسیح موعودؑ سے آپ کی محبت کا اندازہ آپ کے اس فقرہ سے ہوسکتا ہے۔ جو آپ نے ایک موقعہ پر بڑی رقت سے فرمایا کہ "حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے کو اپنا مہمان دیکھ کر ہمارے گھر کے در و دیوار بھی خوشی میں جھوم رہے ہیں"۔

۱۹۶۴ء کے جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دو نوعمر صاحبزادگان نے مسجد اقصیٰ کے راستہ میں جو بہت تنگ ہے، اپنے اعلیٰ خاندانی اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے چاہا کہ ایک

طرف ہو جائیں اور آپ کے لئے راستہ چھوڑ دیں لیکن آپ نے ہاتھ سے دونوں کو یہ کہہ کر آگے کر دیا کہ اللہ نے آپ کو آگے کر دیا، ہم کس طرح آپ سے آگے چل سکتے ہیں۔ یہ بظاہر ایک معمولی واقعہ ہے۔ لیکن مقدس خاندان کیلئے ادب واحترام کا عمدہ مظاہرہ ہے۔

اسی طرح خاندان کے ادب اور احترام کی ایک اور مثال ہے، ایک نہایت ہی مخلص اور مخیّر احمدی دوست تھے جنہوں نے اپنے زمانہ عروج میں ایک طویل عرصہ تک سلسلہ احمدیہ کی بے لوث خدمت کی تھی۔ انقلابات زمانہ کی زد میں آکر شدید مشکلات کا شکار ہوگئے۔ جناب والد صاحب کو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا پیغام ملا کہ آپ کو اس احمدی دوست کی مدد کرنی چاہئے۔ والد صاحب نے ان دوست سے دریافت کیا کہ کس قدر رقم سے آپ کے مسائل حل ہو سکتے ہیں اور جواباً آنے پر مطلوبہ رقم فی الفور انہیں بھجوادی۔ اس زمانہ کے لحاظ سے ایک خطیر رقم تھی۔ اس کے کافی عرصہ بعد اخبار الفضل میں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا کہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ انسان کے تمام گناہ اگر چاہے گا تو معاف فرمادے گا سوائے قرض کے۔ اس مضمون سے متاثر ہو کر اس دوست نے والد صاحب کو خط لکھا کہ میں اپنی عمر کے آخر دور سے گزر رہا ہوں اور آپ کے قرض کی ادائیگی کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی۔ اس لئے آپ وہ قرض معاف کر دیں۔ یہ خط پڑھ کر والد صاحب مرحوم اس مخلص دوست کی قربانیاں یاد کر کے رونے لگے اور جس فراخدلی کے ساتھ آپ نے قرض حسنہ کی رقم دی تھی، اسی طرح خندہ پیشانی کے ساتھ قرض کا سٹامپ پیپر نکال کر اس دوست کو واپس بھجوادیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ آپ کو ایسے خدام عطا فرمائے گا جو قیامت تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت پر ہر وقت کمربستہ رہیں گے۔ سلسلہ احمدیہ کی ۱۰۰ سال سے زائد کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے اور یہ وعدہ بڑی آب وتاب کے ساتھ ہر زمانہ میں پورا ہوتا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ایسے خدام سلسلہ کی خدمت کے لئے غیبی امداد دے کر ہمیشہ کھڑا کیا ہے۔ والد صاحب مرحوم بھی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی ایک روشن مثال تھے۔ آپ کے شب و روز اسی سوچ میں بسر ہوتے تھے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کس طرح کی جاسکتی ہے۔ آپ کسی خارجی تحریک کے بغیر اپنے دل کی آواز پر نئی سکیمیں بنا کر مرکز کی خدمت میں بھجواتے اور بے دریغ اپنے اموال خرچ کرتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے تحریک جدید اور وقف جدید کے نئے سال کے اعلان کے آپ ہمیشہ منتظر رہتے تھے اور اخبار الفضل کے ذریعہ اطلاع ملتے ہی بذریعہ تار اپنا وعدہ بھجواتے اور جلد ہی ادائیگی بھی کر دیتے۔ جب الفضل کلکتہ آنا بند ہو گیا تو نئے سال کے اعلان کی مقررہ تاریخ سے قبل ہی تحریک جدید اور وقف جدید کا چندہ مرکز میں بھجوا دیتے اور اپنا اور سارے خاندان کا چندہ بھجوا کر خوش ہوتے کہ سب سے پہلے ہمارا ہی چندہ مرکز میں پہنچا ہوگا۔

جب حضرت مصلح موعودؓ نے دنیا کی سات بڑی زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کرنے کی تحریک فرمائی تو ان میں سے ایک زبان میں ترجمہ کا سارا خرچ جناب والد صاحب نے اپنے ذمہ لیا۔ اس کے بعد Danish زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کے تمام اخراجات بھی آپ نے ادا کئے۔ بعد ازاں ہندی اور گورمکھی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کیلئے رقوم بھی مرکز قادیان آپ نے بھجوادی تھیں۔

آپ خود نہایت سادہ زندگی گزارتے تھے۔ آپ کے لباس اور رہن سہن کو دیکھ کر کوئی شخص اندازہ نہیں کر سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنی فراخی عطا فرمائی ہے۔ آپ غربا کی خدمت کو فریضہ سمجھتے تھے۔ بے شمار غربا کے وظائف آپ نے مقرر کر رکھے تھے۔ ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو بذریعہ منی آرڈر تمام وظائف بھجوائے جاتے تھے۔ ایک رجسٹر میں وظیفہ پانے والوں کے تمام ضروری کوائف درج کر رکھے تھے۔ یعنی نام، عمر، بچے، خوراک اور پہناوے کا علاقائی رواج، وظائف کے علاوہ ان تمام لوگوں کو رمضان المبارک میں ہر ایک کے رواج کے مطابق ملبوسات اور بچوں کیلئے تحائف بھجواتے اور ان خدمات میں اتنی استقامت اور باقاعدگی تھی کہ کبھی معمول میں فرق نہ آتا اور کبھی تاخیر نہ ہوتی۔

۱۹۴۰ء میں آپ مستقل ہجرت کر کے چنیوٹ سے قادیان آگئے۔ اور محلّہ دارالبرکات میں اپنا گھر خریدا۔ دوست احباب نے مٹھائی تقسیم کرنے کی تجویز پیش کی۔ آپ نے مٹھائی پر خرچ کا اندازہ تو لگوا لیا لیکن بڑے ہی پیار سے فرمایا: کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ یہ مٹھائی ہمیں اللہ تعالیٰ جنت میں عطا فرمائے اور رقم دارالبرکات کی مسجد میں پنکھے لگوانے پر صرف کردی۔ اسی طرح ایک اور خوشی کے موقعہ پر دارالفضل کی مسجد میں پنکھے لگوائے۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب دارالشیوخ کے انچارج تھے۔ ان سے یتیم بچوں کی فہرستیں حاصل کر کے اور ستار ہوزری قادیان سے ان کے لئے سویٹروں، جرابوں اور گرم ملبوسات کا انتظام کرتے۔ مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے آپ کے بارہ میں لکھا کہ۔

حضرت سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کا وجود ایسا نہیں جو بھلایا جاسکے۔ مسلم شریف کی ایک حدیث ہے کہ جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے سب عمل ختم ہو جاتے ہیں بجز تین کاموں کے۔ صدقہ جاریہ، علم اور نیک اولاد جو اپنے ماں باپ کے حق میں دعا گو رہے۔ میرے نزدیک حضرت مرحوم ومغفور تینوں خوبیوں کے مصداق ہیں۔ جب اس جہان فانی سے اپنے ابدی مقام کو رخصت ہوئے تو اپنے پیچھے ایسے اوصاف حسنہ سے متصف اپنے تین بچوں کو اپنا سچا جانشین چھوڑ گئے۔ دیگر دونوں باتیں آپ کی مالی خدمات اور سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً صدقات کا سلسلہ عمر بھر جاری رکھنے سے ظاہر ہیں۔ مرحوم کی طرف سے بیسیوں ایسے کام ہوئے جو بجائے خود صدقہ جاریہ کا حکم رکھتے ہیں

تقسیم ملک سے پہلے جبکہ خاکسار ابھی مدرسہ احمدیہ میں بطور معلم اور ٹیوٹر متعین ہوا ہی تھا، اس وقت کا خاکسار کو یہ منظر کبھی نہیں بھولتا کہ ایک دفعہ ایک باوقار شخصیت بورڈنگ میں تشریف لائی۔ ان کے ہمراہ ایک سلیقہ شعار بچی تھی۔ جو اپنے والد محترم کی طرح نہایت سادہ لباس میں ملبوس تھی۔ ان کے ہمراہ ایک ملازم تھا۔ اس بزرگ نے بورڈنگ کے منتظمین سے کہا کہ سردیاں آرہی ہیں۔ مدرسہ کے غریب طلبا کیلئے میں کچھ گرم سویٹر لایا ہوں۔ چنانچہ باری باری ایسے طلباء کو بلا لیا گیا۔ ہر ایک نے اپنے ناپ کے سویٹر پہن لئے اور یہ سارا ڈھیر ختم ہو گیا۔ اس وقت اس بزرگ کے چہرہ پر ایک خاص قسم کی خوشی اور طمانیت تھی اور وہ السلام علیکم کہہ کر ہم سے رخصت ہو گئے۔ اس وقت میں ان سے متعارف نہ تھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ ہمارے بزرگ سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی تھے۔ جن کے ساتھ ان کی صاحبزادی تھیں۔ یہ چشم دید واقعہ آپ کی غربا پروری کی ادنی سے جھلک کا رنگ رکھتا ہے۔ جو اپنے اندر اپنی اولاد کو خدمت خلق کی عملی تربیت کا نہایت درجہ احسن انداز رکھتا ہے۔

۱۹۶۴ء میں جماعت احمدیہ کلکتہ کے سولہ احباب وخواتین نے حج بیت اللہ شریف کا ارادہ کیا۔ ان میں محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی اور میری والدہ محترمہ بیگم زبیدہ بانی صاحبہ بھی شامل تھے۔ یہ لوگ اپنی سفری دستاویزات مکمل کروانے کے بعد کلکتہ سے بذریعہ ہوائی جہاز بمبئی پہنچے اور اس مبارک سفر کی ساری تیاریاں مکمل ہو گئیں۔ لیکن روانگی سے صرف ایک روز پہلے علم ہوا کہ بعض لوگوں کی شرارت اور غلط پراپیگنڈا کی وجہ سے سعودی کونسل نے ویزا دینے سے انکار کر دیا۔ اس اطلاع سے ان سولہ عازمین حج کو بہت دکھ ہوا۔ والد صاحب نے تمام رقم جو حج کیلئے خرچ ہونی تھی۔ راہ خدا میں دے دی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس قربانی کو ضائع نہیں کیا اور آٹھ سال بعد اللہ تعالیٰ نے میرے والدین کو حج کی سعادت سے سرفراز کیا اور ان کی خدمت کے طفیل خاکسار کو حج کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ خانہ کعبہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خانہ کعبہ میں مانگی جانے والی دعا رائیگاں نہیں جاتی، میری والدہ نے خانہ کعبہ میں بڑے درد سے یہ دعا مانگی تھی کہ جس طرح نہر زبیدہ مکہ والوں کو پانی فراہم کر رہی ہے مجھے بھی خدمت خلق کی کسی ایسی عظیم الشان خدمت کی توفیق عطا فرما۔

دردِ دل سے مانگی ہوئی یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے خاندان کو توفیق دی کہ ربوہ میں فضل عمر ہسپتال کے بیگم زبیدہ بانی ونگ کا منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خالص شفقت فرمائی۔ خواتین کے لئے اس علیحدہ ونگ کی منظوری دی۔ مزید برآں ''بیگم زبیدہ بانی ونگ'' نام رکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے اور اس کا اجر میرے بزرگ والدین کو پہنچتا رہے۔

جب یہ منصوبہ مکمل ہو گیا تو خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی خدمت میں درخواست کی کہ اسی قسم کا ایک ونگ میں اپنے والد میاں محمد صدیق بانی صاحب کی طرف سے بنانا چاہتا ہوں۔ حضور کی طرف سے ارشاد موصول ہوا کہ ''طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ'' کے نام سے ایک عظیم الشان منصوبہ شروع کیا جا رہا ہے۔ آپ اسی میں شامل ہو جائیں چنانچہ خاکسار نے حضور کی خدمت میں درخواست بھیج دی او وہ تمام رقم جو میں خرچ کرنے کی نیت کر چکا تھا حضور پرنور کی خدمت میں پیش کر دی۔ حضور انور نے کمال شفقت سے میری درخواست منظور فرمائی اور جب یہ عظیم الشان ہسپتال مکمل ہو گیا تو اس کی چوتھی منزل کو بیگم زبیدہ بانی ونگ کی عمارت سے ایک برج کے ذریعہ ملا دیا گیا اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کی چوتھی منزل کو ''صدیق بانی فلور'' کا نام عنایت فرمایا۔

رفاہ عامہ کے کاموں کے والد صاحب متلاشی رہتے تھے اور ہمیشہ اس فکر میں رہتے تھے کہ کس کام میں مالی تعاون کر کے آپ ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ بے شمار رفاہی کاموں میں آپ نے حصہ لیا۔ مساجد اور ہسپتال کی تعمیر میں آپ کو خاص دلچسپی تھی۔ چنیوٹ اور کلکتہ میں بیوت الذکر کی تعمیر میں آپ کا حصہ بہت نمایاں ہے۔ ربوہ کی بنیاد رکھنے کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فضل عمر ہسپتال کی بنیاد رکھی تو آپ نے اس وقت تین کمروں کی تعمیر کا پورا خرچ ادا کیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ہسپتال کے انچارج تھے۔ اس زمانے میں ایک ایمبولینس خرید کر ہسپتال کے لئے دی۔

سید نور عالم صاحب ایم اے مرحوم سابق امیر جماعت کلکتہ نے آپ کے بارہ میں لکھا:

خدمت خلق کے جذبے نے آپ کو اتنے بلند

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

مقام پر پہنچا دیا تھا جہاں ہر ایک کی رسائی مشکل ہے کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہے۔میٹھی بات کہنا الفاظ سے تسلی دینا، زخمی دل کو مشورہ دینا آسان ہے اور اسے ہر ایک کرسکتا ہے۔مگر وہ جو ہر ایک نہیں کرسکتا یہ ہے کہ مشورہ بھی دیں چارہ سازی بھی کریں۔ بیمار کو تسلی بھی دیں اور طبیب تک پہنچا کر علاج بھی کرادیں ایک درجہ یہ ہے کہ بیمار کو طبیب کے گھر کا پتہ بتا دیا جائے اور ایک درجہ یہ ہے کہ مریض کا ہاتھ پکڑا۔ چلنے کی سکت نہیں ہے تو سواری میں بٹھایا اور ساتھ لے جاکر حکیم کو دکھایا۔ سفارش کے ساتھ حال بیان کیا اور نسخہ لکھا کر وہ دوا دلادی۔ یہ راہنمائی نہیں رہبری ہے اور بانی صاحب راہنمائی نہیں رہبری کرتے تھے۔ مثلاً چودہ پندرہ سال کی بات ہے کہ اڑیسہ کے ایک غریب نوعمر لڑکے نے بانی صاحب مرحوم کو اپنا حال لکھا اور امداد طلب کی۔ اس لڑکے کی ایک ٹانگ کسی حادثہ کی وجہ سے ڈاکٹروں نے کاٹ دی تھی اور وہ ایک معطل زندگی گزارنے پر مجبور تھا۔ بانی صاحب نے اس کو کلکتہ بلوالیا۔خود ڈاکٹروں کے پاس لے کر گئے اور بعد مشورہ آرڈر دے کر مصنوعی ٹانگ بنوائی۔دوران قیام اس لڑکے کے تمام مصارف کے متکفل رہے۔ بالآخر نئی ٹانگ کے ساتھ اسے سٹیشن پہنچایا۔ ہاتھ میں ٹکٹ دیکر ٹرین پر بٹھایا اور خدا حافظ کہہ کر گھر آئے۔

بانی صاحب کو قادیان اور درویشان قادیان سے والہانہ محبت تھی۔تقریباً ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان جاتے اور درویشوں کے پہننے اور اوڑھنے کا کافی سامان ساتھ لے جاتے۔ ایک بار دسمبر کے شروع میں خاکسار بانی صاحب مرحوم سے ملنے ان کے گھر گیا۔ دیکھا کہ کمرے میں ہر طرف بے ترتیبی سے پارچات اور کمبلوں کے بنڈل رکھے ہوئے ہیں اور بانی صاحب زمین پر بیٹھے ہوئے کپڑے پیک کر رہے ہیں۔ خاکسار کے استفسار پر کہنے لگے کہ گزشتہ دو ماہ سے قادیان کی بچیوں کیلئے میری بیوی، بہوئیں اور بیٹی خود کپڑے سی رہی ہیں اور میں پیکنگ کا کام کررہا ہوں۔

دنیا کے اور تاجروں کی طرح بانی صاحب بھی ایک تاجر تھے اور نہایت مصروف الاوقات تاجر، مگر وہ کونسی لگن تھی اور کیسا شوق تھا کہ پیرانہ سالی کے باوجود وہ ایسے کاموں کیلئے وقت نکالتے اور اپنے ہاتھوں سے ایسے کام سرانجام دیتے تھے۔ میں نے ایک دن بانی صاحب سے پوچھا کہ آپ نے اپنے فرزند شریف احمد کی شادی قادیان میں کیوں کی جبکہ کلکتہ میں شادی کے تمام سامان آسانی سے مہیا ہوسکتے تھے۔فرمایا کلکتہ میں اگر یہ تقریب ہوتی تو دعوت کا انتظام بڑے بڑے ہوٹلوں میں کیا جاتا۔ بڑے بڑے لوگ اس طرح کے کھانے ہمیشہ کھاتے ہیں۔مگر درویش بھائیوں کو اس قسم کی تقریبات میں شمولیت کا کہاں موقعہ ملتا ہے۔وہی رقم جو ہم یہاں خرچ کرتے۔ قادیان میں خرچ کرنا بہتر سمجھا تا کہ ہمارے درویش بھائی اور بہنیں یہ محسوس کریں کہ قادیان میں رہنے والے احمدیوں کو ہم نہیں بھولے اور اپنی خوشی میں ان کو برابر کا شریک سمجھتے ہیں۔

سید نور عالم صاحب مزید لکھتے ہیں۔

بانی صاحب مجلس عاملہ کلکتہ کے ممبر تھے اور مختلف وقتوں میں جماعت کے مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ خاکسار کو بارہ تیرہ سال ان کے ساتھ بحیثیت ممبر مجلس عاملہ کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ میں نے دیکھا کہ موصوف ہمیشہ صائب اور بے لاگ مشورہ دیا کرتے۔آپ کی رائے سب کیلئے قابل قبول ہوتی۔ کبھی کوئی ایسا مسئلہ پیش نہیں آیا۔جس کا قابل قبول حل آپ نے پیش نہ کیا ہو۔ان کے انداز فکر میں جرأت حق، خلوص نیت، وسعت قلبی اور استقامت اور عزیمت کے جوہر صاف جھلکتے تھے۔ یہ امر قابل بیان ہے کہ آپ بے مثل ذکاوت او اس کے ساتھ ہی قوت فیصلہ اور استقامت رائے آپ کی شخصیت کی تعمیر میں نمایاں رول ادا کرتی ہیں۔آپ کی بالغ نظری کا یہ حال تھا کہ یہ بات کی تہہ تک فوراً پہنچ جاتے تھے۔آپ کو نہ صرف ذہن کی رسائی میں ملکہ تھا بلکہ قوت فیصلہ سے کام لینا اور عموماً اس فیصلہ کا صائب اور درست ہونا ایک ایسی خداداد نعمت تھی جو قدرت نے آپ کو نہایت فیاضی سے عطا کی تھی۔ ملکی تقسیم سے پہلے چنیوٹ برادری کی اکثریت کاروبار کے سلسلہ میں کلکتہ میں مقیم تھی اور اس برادری کے بیشتر احباب غیر احمدی تھے۔ لیکن ان لوگوں کو بھی میاں محمد صدیق صاحب بانی کی شخصیت پر اپنا اعتماد تھا کہ جب ان لوگوں کا آپس میں کوئی کاروباری جھگڑا یا گھریلو اختلاف ہوتا تو بالاتفاق سب لوگ فیصلہ کیلئے آپ کے پاس آتے اور کبھی کسی نے یہ الزام نہیں لگایا کہ آپ کا فیصلہ غیر منصفانہ یا جانبدارانہ تھا۔

آپ ہر سال قادیان کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے بڑی باقاعدگی سے حاضر ہوتے تھے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے ارشاد پر جلسہ سالانہ کے اجلاس کی صدارت کا اعزاز بھی آپ کو حاصل ہوا۔آپ پہلے تو صدارت کیلئے تیار نہ تھے کہ میرے جیسا گنہگار شخص اس مقدس جلسہ کی صدارت کا اہل نہیں۔ لیکن حضرت میاں صاحب کے اصرار پر صدارت کے لئے راضی ہوگئے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر بڑی رقت کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہوکر پاگیا درگہ میں بار

آپ کہا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر میرے جیسے لوگوں کیلئے ہے۔ مہمان نوازی کا وصف آپ میں نمایاں تھا۔ مولوی بشیر احمد صاحب نے لکھا کہ احمدیہ مسجد ابھی کلکتہ میں تعمیر نہیں ہوئی تھی اور مہمانوں کے قیام وطعام کا خاطر خواہ انتظام نہ تھا۔ میں نے آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ بستر اور کھانے کا انتظام کردیا کریں گے۔ مسجد کی تعمیر اور مربّی کے کوارٹر کی تکمیل تک وہ نہایت احسن رنگ میں ایسا انتظام فرماتے رہے۔ ۱۹۶۳ء میں جماعت کے مشورہ سے رمضان شریف میں تراویح کیلئے پاکستان سے حافظ عزیز احمد صاحب کو منگوایا گیا۔ جب ٹرین دلی سے کلکتہ پہنچی تو معلوم ہوا کہ اچانک کلکتہ میں فرقہ وارانہ فسادات شروع ہوگئے ہیں اور کوئی احمدی دوست بھی تار نہ مل سکنے کی وجہ سے سٹیشن پر نہیں آئے تھے۔ٹیکسی لیکر بڑی مشکل سے میں اور حافظ صاحب حضرت سیٹھ صاحب کے مکان پر پہنچے۔آپ نے فوراً ہمارے قیام کا انتظام فرمایا۔آپ کے گھر پر ہی نماز تراویح کا انتظام ہوا۔اختتام تراویح پر بزرگوارم سیٹھ صاحب نے احباب میں شیرینی تقسیم کی کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے حالات کی خرابی کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ہمیں حافظ صاحب کی آمد کا فائدہ اُٹھانے کی توفیق دی اور یہ رمضان ہمارے لئے بے حد برکات لیکر آیا۔ ایک ماہ ہم دونوں کی مہمان نوازی کے علاوہ اپنے خرچ پر آپ نے حافظ صاحب کو بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ سے واپس کراچی بھجوانے کا بھی اہتمام کیا۔

ہمارا گھر قادیان میں محلّہ دارالبرکات میں تھا۔ تقسیم ملک سے پہلے جلسہ سالانہ کی آمد سے پہلے مہمانوں کے لئے آپ خاص اہتمام کرتے تھے۔کلکتہ سے آنے والے احمدی احباب کو بطور خاص اپنے گھر میں ٹھہرانے کا انتظام کرتے۔ بنگالی احباب کی خوراک چاول ہے۔مہمانوں کی خاطر جلسہ کے دنوں میں اپنے طور پر ایک باورچی کا بندوبست کرتے جو بنگالی احباب کی پسند کے موافق کھانے تیار کرتا اور یہ انتظام قیام پاکستان تک ہر سال باقاعدگی سے ہوتا تھا۔ ہمارا گھر ریلوے روڈ کے قریب تھا۔اور رات کی ٹرین سے آنے والے مسافر ہمارے گھر کے سامنے سے گزرتے تھے۔ آپ نے گھر کے باہر تیز روشنی والے بلب لگوا رکھے تھے اور گھر والوں کو تاکیدی ہدایت تھی کہ ٹرین آنے کے اوقات میں بلب روشن رکھے جائیں تا کہ گزرنے والے مسافروں کو اندھیرے میں پریشانی نہ ہو۔

آپ کی عادات حسنہ میں سے ایک یہ بھی تھی کہ اگر کسی فرد کی اپنی طرف سے امداد کرنا مقصود ہوتی تو دفتر متعلقہ کو ادائیگی کیلئے تحریر کرتے ہوئے آپ ایسا انداز اختیار فرماتے کہ قابل امداد بھائی کے بعض ایسے اوصاف سامنے رکھ کر بعض کا ذکر کر کے تحریر فرماتے کہ اس پہلو سے ان کا ہم پر یہ احسان ہے۔اس لئے ان کو میری رقم میں سے اس قدر رقم دے دی جائے۔ یہ آپ کی تواضع اور فروتنی کا ایک خوبصورت رنگ تھا، ساتھ ہی اس بھائی کو احساس کمتری سے بچانے کا احسن طریق بھی۔

آپ اڑیسہ اور بہار کے تقریباً چالیس یا پچاس مستحق افراد کو باقاعدگی کے ساتھ ماہانہ وظیفہ دیا کرتے تھے اور وظیفہ پانے والوں میں اکثریت بیوگان و یتامیٰ کی ہوتی تھی۔ مرکزی افسرانِ مال جب دورے پر کلکتہ تشریف لاتے تو آپ ان کو ایسے افراد کی فہرست دیا کرتے تھے اور ان سے درخواست کرتے کہ اڑیسہ اور بہار کا سفر کرتے ہوئے اس بات کا جائزہ لیں کہ وظیفہ پانے والوں کی فہرست میں کسی ردوبدل یا ترمیم و تنسیخ کی ضرورت تو نہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی تاکید فرماتے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی مستحق محروم ہوجائے اور غیر مستحق کو وظیفہ ملتا رہے۔ لفظ ''مستحق'' کے معروف معنی سے آپ بخوبی آگاہ تھے لیکن اگر کسی احمدی کی امداد کا معاملہ سامنے آتا تو آپ کے نزدیک مستحق وہ ہوتا جو نظام سلسلہ سے اخلاص کا تعلق رکھتا ہو۔صوم وصلوٰۃ کا پابند ہو، اپنے اچھے دنوں میں حتیٰ المقدور مرکزی چندے ادا کرتا رہا ہو۔عام طور پر آپ کا یہ طریق تھا کہ اگر کسی باہر کی جماعت کا کوئی احمدی امداد طلب کرتا تو آپ اس کو مرکز سے رجوع کرنے کا مشورہ دیتے اور ساتھ ہی یقین دلاتے کہ مرکز نے اگر سفارش کردی تو وہ ضرور امداد کریں گے اور اگر مقامی جماعت کا کوئی فرد آپ سے امداد کا طلبگار ہوتا تو آپ فرماتے کہ امیر صاحب سے چٹھی لیکر آئیں۔ اس قسم کی پابندی میں ایک لطیف نکتہ یہ تھا کہ جماعت کے اندر دست سوال دراز کرنے کا طریق رواج نہ پائے۔ نیز غیر ذمہ دارانہ طور پر امداد کرنے سے جماعتی تنظیم کو صدمہ نہ پہنچے۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحبؓ نے آپ کے بارہ میں تحریر فرمایا:

Ahmad Computers

Naseem Khan
(M) 98767-29998
(M) 98144-99289
e-mail : naseemqadian@gmail.com
Ahmad Computers

Deals in: All Kinds of New & Old Computers, Hardwares, Accessories, Software Solutions, Printers, Cartridge Refilling, Photostate Machines etc.
THIKRIWAL ROAD, QADIAN 143516
SONY hp LG Intel Microsoft Canon

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

انسان پر اللہ تعالیٰ کے عظیم فضلوں میں سے یہ ایک یہ فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے رزق حلال میں فراوانی عطا فرمائے اور اس مال کو راہ حق میں صرف کرنے کے لئے بشاشت قلب بھی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ارکان میں سے صاحب ثروت انسانوں کو عام طور پر خرچ کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہتا ہے۔ ہر دور میں ایسے مالدار لوگ جماعت کے لئے باعث فخر رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں محترم سیٹھ محمد صدیق بانی صاحب کا انتقال ہو گیا۔ آپ بھی ان مخلص احمدیوں میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ مال کی فراوانی سے نوازتا ہے اور پھر انہیں دین کی خاطر بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے اس مال کو خرچ کرنے کی سعادت بھی بخشتا ہے۔ سیٹھ صاحب مرحوم طبعاً سخی واقع ہوئے تھے۔ تاجروں میں ایسی طبیعت والے بزرگ کبریت احمر کے حکم میں ہوتے ہیں۔ مزید برآں سیٹھ صاحب مرحوم نمود و نمائش سے بھی بہت دور تھے۔ انہوں نے بہت سے خیراتی کاموں میں روپیہ خرچ کیا اور ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ اس کا عام چرچا نہ ہو۔ ہاں یہ ضرور چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ خرچ مقبول ہو جائے۔ بعض اہم مساجد وغیرہ کی تعمیر میں غیر معمولی حصہ لینے کی سعادت بھی انہیں حاصل ہوئی اور غرباء پروری کے سلسلہ میں بھی مختلف مقامات پر ان کے زندہ آثار موجود ہیں۔ مگر ایسا کبھی نہیں ہوا کہ انہوں نے اپنی اس نیکی کو کبر و غرور یا دوسروں پر احسان جتانے کا موجب بنایا ہو۔ ان کی زندگی کا یہ پہلو بہت قابل رشک رہا ہے۔ ان کے حالات دیکھ کر ہمیشہ ان کے لئے دل سے دُعا نکلتی رہی ہے۔ سلسلہ اور اس نظام کے ساتھ انہیں والہانہ تعلق تھا اور اس بارے میں انہیں کسی قربانی سے دریغ نہ ہوتا تھا۔ خلیفہ وقت سے انہیں عشق تھا۔ سلسلہ کے علماء و مربیان کے لئے ان کے دل میں احترام و محبت کے جذبات تھے۔ مجھے قادیان کی زندگی سے ان سے تعارف تھا۔ پاکستان بننے کے بعد بھی متعدد مرتبہ قادیان جانے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ وہاں پر مساجد، بہشتی مقبرہ، مدرسہ اور بعض دیگر عمارتوں کی تعمیر میں بھی سیٹھ صاحب مرحوم کی مالی خدمات نمایاں تھیں۔ انہیں دیکھ کر جزاہ اللہ خیر الجزاء کی دُعا بے اختیار نکلتی تھی۔

سلطنت برطانیہ کے ولی عہد شہزادہ ویلز دسمبر ۱۹۲۱ء میں ہندوستان کے دورے پر آئے۔ یہ وہی شہزادہ ہیں جو بعد میں ایڈورڈ ہشتم کہلائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ان کی ہندوستان آمد کے وقت ’’تحفہ شہزادہ ویلز‘‘ کے نام سے ایک کتاب تصنیف فرمائی۔ حضور کی تجویز کے مطابق جماعت احمدیہ کے ۳۲۲۰۸ ممبروں نے ایک آنہ فی کس جمع کرکے اس کتاب کی اشاعت کا انتظام کیا اور جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے لاہور میں ۲۷ فروری ۱۹۲۲ء کو گورنمنٹ پنجاب کے توسط سے پرنس آف ویلز کی خدمت میں ایک ایڈریس کے ساتھ یہ کتاب اسلام کے بے نظیر تحفے کی صورت میں پیش کی۔ شہزادہ ویلز نے اس تحفہ کو قبول کیا اور اپنے چیف سیکرٹری کے ذریعہ اس کا شکریہ ادا کیا۔ ایڈریس جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے چالیس معزز افراد کی طرف سے پیش کیا گیا۔ ان معزز افراد میں میاں محمد صدیق بانی کا نام بھی شامل تھا۔ نمبر ۲۰ پر درج ہے۔ میاں محمد صدیق، سوداگر کلکتہ۔

(انوار العلوم جلد ۶ ص ۵۳۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جب مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا تو مارچ ۱۹۴۴ء سے نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک قادیان میں مجلس علم و عرفان کا آغاز فرمایا۔ یہ مجلس دینی حقائق اور قرآنی معارف کی ایک بے مثال درسگاہ تھی۔ اس مجلس میں احباب جماعت کثرت سے شامل ہوتے تھے۔ لاؤڈ سپیکر کی ضرورت شدت سے محسوس ہوتی تھی۔ اس کے بارے میں تاریخ احمدیت جلد ۸ میں درج ہے:

’’تاہم ابھی ایک ضرورت باقی تھی یعنی آلہ نشر الصوت کا انتظام۔ سو یہ اہم ضرورت سلسلہ کے ایک نہایت مخلص ایثار پیشہ اور مخیّر دوست سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی (آف کلکتہ) نے پوری کردی اور ۱۶ جون ۱۹۴۶ء سے مجلس علم و عرفان میں لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام ہو گیا۔ جس پر حضورؓ نے اظہار خوشنودی کرتے ہوئے دُعا فرمائی کہ:

جس طرح انہوں نے ہماری آواز لوگوں تک پہنچانے کا انتظام کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق دے کہ وہ خدا تعالیٰ کی آواز سن کر اُس پر مزید عمل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد ۸ صفحہ 642-643)

مولوی شریف احمد امینی صاحب کلکتہ میں مربی سلسلہ رہے۔ اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے انہوں نے لکھا:

ہر انسان کیلئے موت مقدر ہے۔ مگر کتنا خوش قسمت ہے وہ انسان جس کا ذکر خیر اور نیک یادیں اس کی وفات کے بعد بھی لوگوں میں باقی اور زندہ رہیں اور بعد میں آنے والے اس وفات یافتہ شخص کے اچھے اعمال، کارہائے خیر، صدقات جاریہ اور خوبیوں کا تذکرہ کرکے اس کے حق میں بارگاہ رب العزۃ میں دعائے خیر کریں میں 1964ء تا 1970ء کلکتہ میں بطور مربی تعینات رہا اور اس عرصہ میں جناب سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ نے عین جوانی میں اٹھارہ سال کی عمر میں نعمت احمدیت پائی اور پھر تا وفات عہد بیعت کو نہایت ہی خوش اسلوبی سے نبھایا۔ خلافت سے آپ کو سچی عقیدت اور خلفاء کرام سے عشق تھا۔ جن کی ہر تحریک پر بشاشت قلبی سے لبیک کہنا آپ اپنے لئے اور اپنے اہل وعیال کے لئے موجب سعادت و برکت سمجھتے تھے۔ اسی وجہ سے سلسلہ کی ہر تحریک میں آپ نے نمایاں حصہ لیا۔ درویشان قادیان کے متعلق آپ کا انداز فکر بہت ہی قابل قدر تھا۔ آپ نے ایک دفعہ ذکر کیا کہ میں نے اپنی زندگی کا نصب العین یہ قرار دے لیا ہے کہ میں حتی الوسع اپنے درویش بھائیوں کا جو قادیان میں مقیم ہیں، ہر طرح خیال رکھوں گا اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد دوں گا۔ آپ کا یہ روزانہ کا معمول تھا کہ شام کو اپنی دکان بند کرکے اپنے بیٹوں کے ہمراہ سیدھے مسجد میں آتے اور نماز عشاء باجماعت ادا کرکے گھر جاتے۔ ہر اتوار کو درس القرآن اور دیگر جماعتی تقریبات میں اپنے افراد خاندان سمیت شریک ہوتے۔ مسجد کی ضروریات کو بھی خندہ پیشانی سے پورا کرتے۔

۱۹۷۴ء میں جماعت کو غیر معمولی مخالفتوں میں سے گزرنا پڑا اور سینکڑوں احمدی لٹ لٹا کر ربوہ پہنچے تو ان مہاجرین کی خدمت کی آپ کو بہت توفیق ملی اور ہزار ہا روپیہ سے مہاجرین کی مدد کی حالانکہ ان دنوں آپ شدید بیمار تھے اور اسی بیماری میں ہی آپ کی وفات ہوگئی۔ لیکن بستر مرگ پر بھی آپ کو مہاجرین کا خیال تھا اور خاکسار کو امدادی رقوم بھجوانے کے بارہ میں تاکید فرماتے تھے۔ آپ کی وفات کے بعد بھی مہاجرین کی امداد کے سلسلہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے والدہ صاحبہ کو خط لکھا’’ کہ ہمارے بعض مہاجر بھائی انتہائی تکلیف میں ہیں۔ نقصان کا حلقہ اس قدر وسیع تھا اور شدت اتنی تھی کہ جماعت کیلئے یہ ناممکن تھا کہ نقصان کا دسواں حصہ تو درکنار پچاسواں حصہ بھی پورا کرسکے۔ ان کے حالات کو دیکھ کو سخت روحانی اذیت ہوتی ہے۔ مکرم و محترم سیٹھ صاحب مرحوم چونکہ ہمیشہ خدمت خلق کیلئے وقف رہے، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے نیک کاموں کو جاری رکھنے کیلئے آپ کی خدمت میں حسب ذیل تجویز پیش کرنی چاہتا ہوں۔ بے گھر اور بے سامان لٹے پٹے مہاجرین کی امداد کے سلسلہ میں آپ جتنی رقم شرح صدر کے ساتھ خرچ کرسکتی ہیں۔ خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ اُمید ہے میری اس تجویز پر ہمدردانہ غور فرمائیں گی۔ اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں اس کی جزا عطا فرمائے اور بہت بڑھ چڑھ کر خدمت دین اور خدمت بنی نوع انسان کی توفیق بخشے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

مرزا طاہر احمد

پھر دوسرے خط میں آپؒ نے تحریر فرمایا: عزیزم شریف احمد صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

محترمہ آپا ز بیدہ کی طرف سے آپ کی معرفت جواب پاکر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس قربانی کو قبول فرمائے اور آپ کے ابا جان مرحوم کے لئے ایصال ثواب کا ذریعہ بنائے۔ آپ نے ...... ہزار کے متعلق لکھا ہے۔ لیکن فوری اقل ضرورت کے پیش نظر ...... ہزار کی تفصیل بھیج رہا ہوں اگر ہو سکے۔ تو بہتر۔ آپا محترمہ کی خدمت میں میری طرف سے بہت بہت سلام کہہ دیں۔

والسلام

مرزا طاہر احمد

آپ کی مرض الموت میں ایک عام آدمی یہ اندازہ نہیں کرسکتا تھا کہ آپ سخت تکلیف میں ہیں۔ آپ نے بڑے صبر اور سکون کے ساتھ اپنے مرض کی تکلیف کو برداشت کیا۔ مرض کی حالت میں بھی اپنے شناسا غیر از جماعت احباب کو دعوت الی اللہ کے خطوط لکھ کر دریافت کرنے پر آپ ہمیشہ ہی شکر خداوندی کے رنگ میں فرماتے کہ میں اچھا ہوں۔

چوہدری انوار احمد کاہلوں صاحب تقسیم ملک کے وقت کلکتہ میں جماعت کے امیر تھے۔ انہوں نے اپنی سوانح عمری انگریزی میں لکھی ہے۔ وہ لکھتے ہیں: میں جب کلکتہ میں امیر تھا تو سیٹھ صدیق بانی صاحب اور ان کے بھائی محمد یوسف صاحب بانی نے تجویز پیش کی کہ ہمیں کرائے کی جگہ پر نمازیں پڑھنے کی بجائے اپنی مسجد بنانی چاہئے اور دونوں بھائیوں نے پچیس ہزار روپے کی خطیر رقم ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ یہ اتنی بڑی رقم تھی جو میری تین سال کی تنخواہ سے بھی زیادہ تھی۔ چنیوٹ سے تعلق رکھنے والے دیگر احمدی احباب نے بھی دل کھول کر چندہ دیا۔ جس سے پارک سرکس کے علاقہ میں مسجد کے لئے زمین خرید لی گئی۔ میں تو پھر مشرقی پاکستان چلا گیا لیکن بعد ازاں وہاں اس پلاٹ پر خوبصورت مسجد تعمیر ہوگئی۔

(Eighty years around the world page 67)

میاں محمد ابراہیم صاحب بی اے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ہیڈ ماسٹر رہے۔ بعد ازاں امریکہ میں احمدیہ مشنری رہے۔ حضرت میاں محمد صدیق بانی صاحب کی وفات پر اپنے تعزیتی مکتوب میں تحریر فرمایا:

’’آپ کے ابا جان آپ کے ہی محسن اور بزرگ نہ تھے۔ اپنے اخلاق کریمانہ اور جذبہ خدمت اور خیرات سے ایک جہان کو انہوں نے گرویدہ کر رکھا تھا۔ وہ بے سہارا محتاج لوگ جن کا وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد سہارا بن چکے تھے، ایک زمانہ تک ان کو نہیں بھول سکتے۔ دنیا میں حضرت سیٹھ صاحب کے دل گردہ والے انسان بہت کم ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

۲۰ دسمبر ۱۹۷۴ء بروز جمعہ آپ کی وفات ہو گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے تحت بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ مبشرین میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے آپ کی وفات پر تعزیتی قرارداد پاس کی۔ جو ۲ جنوری ۱۹۷۵ء کے اخبار بدر، قادیان میں شائع ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل ورحم سے آپ کی مغفرت فرمائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین۔

اے خدا برتُربت اُو ابر رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

☆☆☆

ملکی رپورٹیں

جلسہ ہائے یوم خلافت

درج ذیل جماعتوں وذیلی مجالس کی طرف سے بھی جلسہ یوم خلافت منعقد کرنے کی تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت موصول ہیں۔تنگی صفحات کے سبب صرف ان کے نام دئے جارہے ہیں۔شامل ہونے اور حصہ لینے والے جملہ افراد کواللہ تعالیٰ اپنے افضال وانعامات سے نوازے۔(آمین)

جماعت احمدیہ آسنور۔ بھاگلپور۔ بھونیشور۔ برہ پورہ۔ بیاور سرکل۔ باتھو۔ بڑوا۔ برنو۔ بھیرہ۔ پونچھ۔ ٹھٹھل۔ جاگو۔ جڑچرلہ۔جے گاؤں۔ جمشید پور خدام الاحمدیہ۔ چک ایمرچھ۔ چندریا، چتورگڑھ۔ دھواں ساہی۔ڈنگوں۔رڑکی ہیراں۔سونگھڑہ۔سلباڑی گھاٹ۔سرہند۔ساونت واڑی، سپاولی۔شمس پور۔شاہ تلائی۔کھجن۔مالاہیڑی۔وڈمان۔ہولی۔یادگیر انصاراللہ اور جماعت احمدیہ بہوہ (یوپی)

لجنہ اماء اللہ: قادیان۔اٹارسی۔امبیٹہ۔بھدرک۔بنارس۔گھاگلپور۔بھدواہ بنگلورسرہ پورہ پالگھاٹ۔پنکال۔پردا۔تیماپور۔جے گاؤں۔جڑچرلہ۔ چک ڈی سنڈ۔چنتہ کنٹہ۔چنئی۔چیئی۔چیلا کرا۔حیدرآباد۔دھواں ساہی۔دہلی۔رشی نگر۔سورو۔ساگر۔سورب۔سکندرآباد۔شاہجہانپور۔شموگہ۔عثمان آباد۔کوسمبی۔کانپور۔کاماریڈی۔کیرنگ۔کٹک۔کرڈاپلی۔کوڈالی۔کوڈیاتھور۔کالیکٹ۔کلکتہ۔کنورٹاؤن۔کرولائی۔کڈلائی۔گلبرگہ۔موسیٰ بنی مائنز۔محی الدین پور۔محبوب نگر۔مینگلور۔میلاپالم۔وڈمان۔ھبلی۔یادگیر۔

جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ کا انعقاد

بسئی: ۲۷ جون کو جماعت احمدیہ بسئی میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا جس میں تلاوت ونظم خوانی کے بعد خاکسار سیرۃ النبیؐ کے بعض واقعات بیان کئے۔

بڑوا: ۲۹ جون کو جماعت احمدیہ بڑوا میں جلسہ ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بچوں سے حسن وسلوک کے بارے میں تقریر کی۔آخر پر دُعا کرائی۔ (غفور حسین معلم بڑوا)

گھڑکا: ۲۵؍جون کو جلسہ سیرۃ النبی زیر صدارت مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ منعقد ہوا جس میں خاکسار نے تقریر کی۔ (رفیق محمد معلم سلسلہ)

وڈمان: ۲۵ جولائی کو مکرم محمد عثمان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد عزیز فروز احمد۔زبیر احمد نے تقریر کی۔اسی طرح ۲۷ جون کو مکرمہ محمد عثمان صاحبہ سیکرٹری مال کی زیر صدارت اجلاس ہوا جس میں عزیز زبیر احمد۔مکرم سید مبشر الدین صاحب زعیم مجلس انصاراللہ اور خاکسار اور مکرم صدر اجلاس نے تقریر کی۔(ایم مقبول احمد مبلغ سلسلہ)

کوتھ پلّی: ۱۸ جولائی کو مکرم شیخ لعل صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم محبوب صاحب زونل قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوداوری نے سیرۃ آنحضرتؐ کے بعض پہلو بیان کئے۔

(محمد جاوید احمد معلم سلسلہ)

ساگر: ۱۸ جولائی کو مسجد بیت العافیت میں مکرم عبدالحمید شریف صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم مزمل احمد صاحب مکرم ندیم احمد صاحب۔مکرم کلیم احمد صاحب، مکرم فاروق احمد صاحب کی تقریر کے بعد صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ (لعل محمد معلم سلسلہ)

کانپور لجنہ و ناصرات: ۷؍اگست کو مکرمہ یاسمین خلیل صاحبہ صوبائی صدر لجنہ یوپی کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔جس میں تلاوت قرآن مجید عہد کے بعد مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ، مکرمہ شگفتہ ناز صاحبہ۔مکرمہ ہماناھید صاحبہ۔اور خاکسار نے مضامین پڑھے۔دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (شائقہ پروین سیکرٹری لجنہ)

لجنہ کے جلسہ کے بعد ناصرات الاحمدیہ کا جلسہ مکرمہ یاسمین خلیل صاحبہ صوبائی صدر لجنہ کی زیر صدارت ہی منعقد ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد بچیوں نے تین مضامین اور دونظمیں پڑھیں۔(نورافشاں سیکرٹری ناصرات)

تربیتی اجلاسات

شورت کشمیر: مجلس اطفال الاحمدیہ وناصرات الاحمدیہ شورت ہر جمعرات کو تربیتی اجلاس کرتی ہے۔ماہ اپریل میں منعقدہ ایسے اجلاسات میں تربیتی تقاریر کے علاوہ مجالس سوال وجواب بھی ہوئیں۔ ۲۰ مارچ کو مجلس خدام الاحمدیہ نے صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ کیا جس میں مکرمہ ظہور احمد صاحب ناصر۔پرویز احمد ڈار۔ذاکر احمد ڈار۔مولوی شیخ طارق صاحب نے تقریر کی۔اسی طرح لجنہ وناصرات واطفال کے علمی اور کوئز کے مقابلہ جات بھی ہوئے جن کے انعامات مکرم زونل امیر صاحب نے ۲۶ مارچ کو تقسیم فرمائے۔

پسرہ گنڈہ آندھرا: مکرم محمد اکبر صاحب سرکل انچارج کٹا کشہ پور زون ورنگل کی زیرنگرانی جلسہ ہوا جس میں مکرم شیخ ریاض صاحب نے تقریر کی۔

یادگیر انصار اللہ: ۱۶ مئی کو مکرم ذکریا صاحب امیر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم جاوید احمد ندیم صاحب زعیم انصاراللہ مکرم سید فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر جلسہ نے خطاب کیا اور ضروری امور پر روشنی ڈالی۔

پالاکرتی: ۲۵ جولائی کو مکرم محمد یعقوب صاحب سیکرٹری مال کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم نذیر احمد صاحب سرکل انچارج اور خاکسار نے تقریر کی۔(محمد یعقوب علی نیاز معلم سلسلہ)

وڈمان: ۲۳؍جولائی کو مکرم محمد عثمان صاحب سیکرٹری مال کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں تلاوت عہد او رنظم کے بعد مکرم سید مبشر الدین صاحب زعیم مجلس انصاراللہ نے تقریر کی۔(ایم مقبول احمد مبلغ سلسلہ)

کوتھہ پلی: ۱۱؍جولائی کو مکرم محبوب صاحب زونل قائد گوداوری کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم صدر اجلاس مکرم شیخ منان صاحب مبلغ سلسلہ نائب سرکل انچارج اور خاکسار نے تقریر کی۔

شونگر آگرہ شہر: یکم جولائی کو مکرم جمیل احمد صاحب قریشی نیناجی صدر جماعت کی زیر صدارت ان کے گھر پر جلسہ ہوا۔جس میں صدر اجلاس کے علاوہ مکرم شہاب الدین صاحب مکرم نظام الدین صاحب۔مکرم اجمال الدین صاحب نے ایمان افروز واقعات سنائے نیز خاکسار نے ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔غیر احمدی وغیر مسلم بھائی بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ (مختار احمد شکیل بھٹی معلم سلسلہ)

گوداوری: ۲۳ جولائی کو مکرم وحیدالدین صاحب نائب ناظم تعلیم قادیان کی آمد پر خصوصی تربیتی جلسہ مکرم امیر صاحب گوداوری زون کی زیر صدارت رکھا گیا۔جس میں گوداوری زون کے تمام معلمین نے شرکت کی تلاوت کے بعد مکرم نائب ناظر صاحب نے تعلیم کی ضرورت وافادیت بیان کرتے ہوئے نصائح کیں۔

(شیخ عبداللطیف معلم سلسلہ)

بنگلور: ۲۵؍جولائی مجلس انصاراللہ کے زیراہتمام ایک تربیتی اجلاس مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ بعد نماز عصر منعقد ہوا۔جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم برکات احمد صاحب سلیم، مکرم محمد عبید اللہ قریشی صاحب۔مکرم بشارت احمد صاحب استاد قائد مجلس اور خاکسار اور مکرم صدر اجلاس نے وفات مسیحؑ کے تعلق سے تقریر کی۔جلسہ کے آخر پر حاضرین کی ضیافت کی گئی۔(محمد کلیم خان مبلغ انچارج)

عثمان آباد: ۱۲ جولائی کو مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ عثمان آباد کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم غلام احمد اسماعیل صاحب مبلغ سلسلہ کیرلہ، مکرم شیخ اسحاق صاحب مبلغ انچارج مہاراشٹر مکرم سفیر احمد صاحب شمیم نائب ناظر اصلاح وارشاد اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

(عبدالقیوم ناصر قائد مجلس خدام الاحمدیہ)

ہفتہ قرآن مجید

امسال یکم تا ۷ جولائی ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد کیا گیا جس میں خصوصی طور پر ہر روز اجلاسات کئے گئے اور قرآن مجید کی عظمت شان تعلیمات کے تحت مختلف عناوین پر علماء کرام واحباب جماعت نے تقاریر کیں اور قرآن مجید کی شان میں نظمیں پڑھی گئیں۔اجلاس کا آغاز تلاوت وقرآن مجید سے اور اختتام اجتماعی دُعا سے ہوا۔افراد جماعت، مردوں، عورتوں اور بچوں نے نہایت ذوق وشوق سے شرکت کی اور حصہ لیا۔

تقاریر کے مجموعی عناوین اسطرح ہیں:

☆۔نزول قرآن مجید کا پس منظر اور دیگر الہامی کتب کی موجودگی میں اس کی ضرورت۔☆۔اصلاح معاشرہ اور عائلی زندگی کے مسائل کا حل از روئے قرآن مجید۔☆۔تلاوت قرآن کریم کے آداب وبرکات

☆۔تربیت اولاد اور اطاعت والدین کے بارہ میں قرآنی تعلیمات۔☆۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ علوم قرآنیہ کا انکشاف۔☆۔قرآن مجید کی روشنی میں دعوت الی اللہ کی اہمیت۔☆۔نماز کے متعلق قرآنی ارشادات۔☆۔قرآن شریف میں حقوق اللہ وحقوق العباد۔☆۔قرآن مجید میں بیان فرمودہ حقائق ومعارف

☆۔قرآن مجید کی فضیلت وبرکات اور ہماری ذمہ داریاں،☆۔قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات اور دائمی شریعت ہے۔☆۔قرآن مجید بے مثل ومانند کتاب اور خدا کا کلام ہے۔☆۔قرآن مجید اور سائنس۔☆۔قرآن مجید اور روحانی برکات۔☆۔قرآن مجید فلاح اور نجات کا سرچشمہ ہے۔

قادیان: ۱۷ تا ۲۴ جولائی مسجد ناصر آباد میں لوکل انجمن احمدیہ کے تحت جلسہ ہوا جس میں علی الترتیب محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ کی زیر صدارت مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ناظم ارشاد وقف جدید نے مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس کارپرداز کی زیر صدارت مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی زیر صدارت مکرم سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین نے مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم ناظر اصلاح وارشاد کی زیر صدارت مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد ونائب امیر مقامی قادیان نے مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد کی زیر صدارت مکرم عبدالوکیل صاحب نیاز نائب ناظم وقف جدید قادیان نے مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ بھارت کی زیر صدارت مکرم سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے مکرم ومحترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت مکرم عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے تقریر کی۔

رشی نگر: ۸ تا ۱۴ جولائی کو ہفتہ قرآن مجید منایا جس میں بعد نماز مغرب روزانہ اجلاس ہوا کثیر تعداد میں حاضرین نے شامل ہوکر تقاریر کو سنا۔

عثمان آباد: مکرم ارشاد احمد صاحب ملکانہ، مکرم عبدالصمد صاحب، مکرم عبدالعلیم صاحب، عزیز وجاہت احمد صاحب۔ مکرم مامون صاحب، مکرم شوکت احمد صاحب اور مکرم عبدالعظیم صاحب صدر جماعت احمدیہ نے تقریر کی۔ چوتھے دن قرآنی تعلیمات پر مشتمل دلچسپ کوئز پروگرام ہوا جس میں اطفال خدام، انصار، ناصرات نے حصہ لیا۔

موسیٰ بنی مائنز: ہر روز بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ ہوا جس میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب جماعت احمدیہ مکرم فیض احمد خان معلم سلسلہ، مکرم محمد فیروز عالم صاحب سیکرٹری امور عامہ وخارجہ نے صدارت کی اور مکرم سید طفیل احمد صاحب مبلغ سلسلہ جھارکھنڈ مکرم مزمل احمد صاحب نیاز معلم سلسلہ، مکرم مبارک احمد خان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان، مکرم فیض احمد خان صاحب معلم سلسلہ، مکرم شبیر احمد چاند انسپکٹر بیت المال، مکرم شیخ مبارک احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نے تقریر کی۔ آخر پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

کٹک: جماعت احمدیہ کٹک نے ۱۹ تا ۲۵ جولائی ہفتہ قرآن مجید منعقد کیا۔ ہر روز تین تقاریر ہوئیں۔ آخری روز ایک کوئز پروگرام ہوا جس میں ہفتہ بھر ہونے والی تقاریر سے قرآن مجید کے متعلق سوالات پوچھے گئے اور پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دئے گئے۔

فلک نما: ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں ۲۵ جولائی کو مسجد الحمد سعید آباد میں ایک جلسہ زیر صدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدر آباد منعقد ہوا جس میں مکرم نوید الفتح مبلغ سلسلہ مکرم شیخ بشارت احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم صدر اجلاس نے تقریر کی۔

ساگر: مسجد بیت العافیت میں بروز جمعہ ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں اجلاس زیر صدارت مکرم عبدالحمید شریف صاحب ہوا جس میں مکرم مزمل احمد۔ عزیز عطاء الہادی۔ فاروق احمد۔ نعمت اللہ، لعل محمد صاحب صدر اجلاس نے تقریر کی۔

کوتھ پلی: ۹ تا ۱۵ جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا ہر روز بعد نماز عشاء جلسہ ہوا جس میں قرآن مجید کے تعلق سے مختلف عناوین پر تقاریر ہوئیں۔

بھدرواہ: ۱۷ تا ۲۴ جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا۔ ہر روز صدارتی خطاب کے علاوہ ایک تقریر ہوئی۔ آخری روز مکرم صدر اجلاس اور مکرم مبلغ صاحب نے ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ دُعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔

وڈمان: ۵ تا ۱۶ جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا جس میں بعد نماز مغرب ہر روز اجلاس ہوا۔ مکرم منظور احمد صاحب صدر جماعت مکرم سید مبشر الدین صاحب زعیم مجلس انصار اللہ، مکرم محمد جلال الدین صاحب نے صدارت کی اور مکرم ایم مقبول احمد صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم سید بشر الدین صاحب مکرم جلال الدین صاحب۔ مکرم محمد عثمان صاحب سیکرٹری مال۔ مکرم مسعود احمد صاحب عزیز محمود احمد۔ فیروز احمد نے تقریر کی۔

کیرنگ: یکم تا ۷ جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ اس سلسلہ میں ایک دن محلّہ محمود آباد، دو دن مسجد نور دار الفضل اور تین دن جامع مسجد کیرنگ میں بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب مکرم عبد اللطیف صاحب، مکرم شیخ محمود احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان۔ مکرم خیر الاسلام صاحب، مکرم ظہیر الحق صاحب۔ مکرم سیف الرحمٰن صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کیرنگ، مکرم مولوی شیخ محمد ذکریا صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم نذیر احمد خان صاحب نے تقریر کی۔ روزانہ بعد جلسہ چائے وشیرینی کا انتظام تھا۔

عادل آباد: ۲ تا ۹ جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ دوپہر ۲:۳۰ تا ۴:۰۰ بجے مکرم فاروق احمد خان صاحب نائب صدر کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ ہر روز تین تقاریر ہوئیں۔ ۴ جولائی کو اس سلسلہ میں کوئز پروگرام ہوا۔

تیماپور: ۱۷ جولائی سے ہفتہ قرآن مجید کا آغاز ہوا۔ ہر روز اجلاس ہوا جلسہ کے آخر پر ہر روز ہونے والی تقریر میں سے سوالات پوچھے گئے اور جواب دینے والوں کو انعامات دئے گئے۔ یہ پروگرام بہت دلچسپ رہا۔

پردھا لجنہ: چھتیس گڑھ۔ لجنہ اماء اللہ پردا نے ۵ تا ۱۲ بجے جولائی ہفتہ قرآن مجید منعقد ہوا۔ ممبرات لجنہ وناصرات کے علاوہ مقامی معلمین نے بھی تقریر کی۔

کمشنر آف پولیس و(DCP) شولاپور کی خدمت میں قرآن مجید کے تحفہ کی پیشکش

مورخہ ۲۴؍ستمبر ۲۰۱۰ء کو نئے کمشنر آف پولیس شولاپور عزت مآب ہمت راؤ دیش بھرتار صاحب IPS کے ساتھ ملاقات کر کے موصوف کو جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے ان کے مطالبہ پر انکی خدمت میں تحفہ ترجمہ قرآن مجید مترجم انگلش اور اسلامی لٹریچر پیش کیا۔ مولوی فضل رحیم خان صاحب سرکل انچارج بھی اس موقعہ پر میرے ہمراہ تھے۔ مورخہ ۹؍ستمبر کو نئے DCP ہیڈکوارٹر عزت مآب دلیپ جھلکے صاحب IPS۔ مکرم راجندر مانے صاحب DCP موصوف راجیند رمانے صاحب جماعت کی تعلیم سے بخوبی واقف ہیں۔ آپ ۶ مارچ ۱۰ کو شولاپور میں منعقدہ کانفرنس میں بھی شریک ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ خاکسار کی حقیر مساعی کو قبول فرکر اس کے بہترین نتائج فرماوے۔ (عقیل احمد سہارنپوری۔ معلم سلسلہ)

تعمیر مساجد فنڈ

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں تعمیر مساجد کی ایک مد قائم ہے بعض جماعتیں مقامی طور پر خوشی سے تعمیر مسجد کے کاموں کیلئے مالی قربانی کرتی ہیں۔ بعض جماعتیں جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں وہ اپنی جماعت میں تعمیر کیلئے سارے اخراجات کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتیں۔ ایسی جماعتوں کو صدر انجمن احمدیہ حسب گنجائش بجٹ اپنی مختص رقم میں سے حسب ضرورت رقم دیتی ہے۔

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے مخلصین سے درخواست ہے کہ جن کے گھر میں کوئی خوشی ہو نئی نوکری میسر آئے نوکری میں ترقی حاصل ہو نیا مکان بنانے کی توفیق ملے تو اس موقعہ پر تعمیر مسجد کی مد میں حسب توفیق چندہ کی ادائیگی کرنی چاہئے نیز بخیر صاحب حیثیت افراد کو اس میں نمایاں حصہ لینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جملہ چندہ دہندگان کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

بدر میں بغرض اشاعت رپورٹیں بھجوانے والے احباب متوجہ ہوں

اخبار بدر میں شائع کرنے کیلئے جماعتوں اور ذیلی مجالس کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوتی ہیں بعض اوقات رپورٹ میں ضروری معلومات شامل نہیں ہوتیں۔ بعض دفعہ مقامی جگہ اور معلم، مبلغ، منعقدہ جلسہ، صدر کا نام یا تاریخ ہی درج نہیں ہوتی۔ اگر ہو تو ایسی مبہم ہوتی ہے کہ پڑھی ہی نہیں جاتی۔ بعض دفعہ معین اعداد وشمار وضروری کوائف کے بغیر ہی رپورٹ بغرض اشاعت بھجوا دی جاتی ہے۔ لہٰذا تمام مبلغین معلمین کرام اور جماعتی و ذیلی تنظیموں کے عہدیداران سے گزارش ہے کہ ان امور کا خیال رکھتے ہوئے جماعتی قواعد وضوابط کی پابندی کرتے ہوئے خوش خط تحریر میں اولین وقت پر اپنی رپورٹیں بھجوائیں تا کہ انہیں شائع کرنے میں کوئی امر مانع نہ ہو۔ (ادارہ)

دُعائے مغفرت

افسوس! مکرم شیخ عبدالحمید صاحب سابق صدر جماعت (چک) کشمیر مورخہ 19.7.10 لمبی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف جرأت مند، باغیرت، نڈر، عاشق رسول تھے۔ نہایت ہی مخلص ایماندار احمدی تھے۔ ایک دفعہ مرحوم کے گھر چند بندوق بردار داخل ہوئے اور پچاس ہزار روپے کا مطالبہ کیا مگر موصوف نے یہ کہہ کر صاف انکار کر دیا کہ ہمارے پاس جماعت کا جو پیسہ ہوتا ہے اس کو مرکز ارسال کر دیا جاتا ہے اور اگر میرے پاس کچھ رقم ہوتی بھی میں آپ کو ایک پیسہ نہ دیتا کیونکہ میرے پاس یہ رقم جماعت کی امانت ہوتی اور آپ کی بندوق کے ڈر سے میں خیانت نہیں کرتا۔ اللہ جماعت احمدیہ چک کو ایسے جرأت مند احمدی ہمیشہ عطا فرماتا رہے۔ اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(راجہ جمیل احمد صادق خادم سلسلہ)

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

(بیقیه: رپورٹ جلسه سالانه برطانیه 2010 از صفحه اوّل)

اس کے لئے مَیں تمام تنظیموں اور رضا کاروں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

۞...... **Mr.Akmurad Khakeev Phd. پروفیسر انسٹی ٹیوٹ آف کلچر**، Ashgabot ترکمانستان۔ ترکمانستان کے ماہر ریاضی پروفیسر اکمورا دخاکیو صاحب نے حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے **حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پڑھی اور اس سے اس قدر متأثر ہوا کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہوگیا۔** انہوں نے حضور انور اور ساری جماعت کو السلام علیکم کہتے ہوئے کہا کہ آج ہم سب کا دل خوشی اور محبت سے بھرا ہوا ہے۔ ہم اپنے دینی بھائی بہنوں کے درمیان موجود ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم میں رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن کہا گیا ہے اور آج قرآن کریم کے حقیقی مفسر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ ہم یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ آج خلفاء احمدیت کی کوششیں اور دعائیں ہی دنیا میں امن قائم کریں گی۔ دُنیا میں جماعت احمدیہ کا وجود خدا تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ عصر حاضر کی بدامنی سے نجات پانے کا ذریعہ صرف احمدیت ہے جو خدا اور انسان کا تعلق قائم کرتی ہے۔ انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ترکمانستان میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک تعلیم کا بیج بو دیا گیا ہے۔ آخر پر انہوں نے تمام حاضرین سے اپنے ملک کیلئے دعا کی درخواست کی۔

۞...... **Mr.Angus Deen ممبر آف یورپین پارلیمنٹ** ۔ ناروے کے سابق وزیر اور یورپین پارلیمنٹ کے ممبر جناب انگس ڈین صاحب نے کہا کہ اس جلسہ میں شریک ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ مجھے پہلی دفعہ اس جلسہ میں شرکت کا موقع مل رہا ہے۔ چند سال پہلے مجھے مرزا طاہر احمد صاحب سے ملنے کا موقع ملا تھا۔ یہ ملاقات دو گھنٹے تک جاری رہی۔ مَیں آپ سے بہت متأثر ہوا کیونکہ مَیں نے آپ سے مذہب اور عام روزمرہ زندگی کے متعلق ان سے بہت کچھ سیکھا۔ ناروے میں ہمیں لاہور کے واقعات سن کر بہت دکھ ہوا۔ پاکستان میں احمدیوں کے خلاف قوانین انسانی حقوق کے خلاف ہیں انہیں فوراً ختم ہونا چاہئے۔ ساری دنیا کو اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی انسانیت کے لئے خدمات قابل ستائش ہیں۔ خدا کرے آپ کا پیغام ہر جگہ پھیلے۔ ہم سب نے اس دنیا میں رہنا ہے اس لئے ہم سب کو ایک دوسرے سے سیکھنا چاہئے اور مل کر کام کرنا چاہئے۔ **آج دنیا کو ایک بین الاقوامی دستور کی ضرورت ہے۔ اور میرے خیال میں آپ کا ماٹو'' محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' اس دستور کی پہلی شق ہونی چاہئے۔**

۞...... **Mr.Steve McCabe ممبر آف پارلیمنٹ برمنگھم**۔ برمنگھم کے ممبر آف پارلیمنٹ سٹیو مکیب صاحب نے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کے 44ویں جلسہ میں شرکت کر کے بہت خوش ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ یوکے میں پہلا انٹرنیشنل جلسہ ایک ہال میں ہوا تھا جس میں چند لوگ شامل تھے۔ **آج اس جلسہ میں 30 ہزار لوگوں کا جمع ہونا ایک غیر معمولی بات ہے جو جماعت کی ترقی کی علامت ہے۔** سانحہ لاہور کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ انتہائی افسوسناک واقعہ ہے جس کی ہر شخص کو مذمت کرنی چاہئے۔ اور ساتھ ہی پاکستان کو جو مالی امداد دی جاتی ہے اس پر بھی نظر ثانی کرنی چاہئے اور پاکستان کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دنوں برمنگھم میں جماعت احمدیہ نے چیریٹی واک کا انتظام کیا تھا جس میں مجھے بھی شامل ہونے کا موقع ملا۔ اس چیریٹی واک کے ذریعہ ہزاروں پاؤنڈ جمع کئے گئے اور مقامی خیراتی اداروں میں تقسیم کئے گئے۔ ہیومینٹی فرسٹ کی تنظیم کے تحت جماعت احمدیہ عظیم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اور یہ کام مختلف ممالک میں اور متعدد شعبوں میں ہو رہا ہے۔ یہ سب کام بہت قابل قدر ہے۔ انہوں نے دعوت دئے جانے پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری

سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ میں تشریف لائے۔ احباب جماعت نے ایک بار پھر پُر جوش نعروں کے ساتھ اپنے پیارے امام کا استقبال کیا۔ حضور انور کی اجازت سے مکرم امیر صاحب UK نے مزید چند معزز مہمانوں کو حاضرین سے خطاب کرنے کی دعوت دی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۞...... **M.P. for Feltham & Heston،Mr. Alan Keen**۔ فیلتھم اور ھیسٹن کے ممبر پارلیمنٹ جناب ایلن کین نے اپنی تقریر میں سب سے پہلے اس بات پر شکریہ ادا کیا کہ انہیں اتنے عظیم جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس بات کو اپنے لئے ایک بڑا اعزاز سمجھتے ہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی اس مہم کو قابل تعریف قرار دیا کہ وہ بسوں پر اشتہار کے ذریعہ سارے ملک میں اسلام کا پُرامن پیغام پھیلا رہے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے جماعت احمدیہ کی انسانی خدمات کو بھی قابل قدر اور قابل تقلید قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ **سانحہ لاہور کے مقابلہ پر جس صبر اور برداشت کا جماعت احمدیہ نے مظاہرہ کیا ہے وہ بھی انتہائی عظیم ہے۔** انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان کے حلقہ میں رہنے والے احمدی انتہائی پُرامن ہیں اور ان سے ہمیں کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ جب لوگ مجھ سے آپ کے متعلق پوچھتے ہیں تو مَیں کہتا ہوں کہ **آپ عظیم لوگ ہیں اور انتہائی پُرامن ہیں اور مجھے آپ سے دوستی پر فخر ہے۔**

۞...... **M.P for Brentford & Isleworth،Mary Macleod**۔ میری میکلوڈ ممبر پارلیمنٹ نے السلام علیکم سے اپنی تقریر شروع کا آغاز کیا اور کہا کہ مَیں آج اس وجہ سے یہاں آپ کے درمیان موجود ہوں کہ ہم اور آپ ایک جیسے خیالات رکھتے ہیں۔ مَیں بھی آپ کی طرح خدا پر ایمان رکھتی ہوں۔ اسی طرح مَیں نے آپ کی بسوں پر اشتہارات کے ذریعہ امن، محبت اور احترام کے فروغ کی مہم کو بھی دیکھا ہے جو نہایت قابل قدر ہے۔ تشدد اور انتہا پسندی کبھی ہمارے مسائل حل نہیں کر سکتے بلکہ یہ ہمارے مسائل کو بڑھاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے وزیر اعظم صاحب نے حال ہی میں فیملی کے اچھے تعلقات کی بات کی تھی۔ آپ لوگ اس کی ایک شاندار مثال ہیں۔ آپ کا ماٹو'' محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' بھی قابل تقلید ہے۔ لاہور کے واقعات قابل مذمت ہیں۔ برطانوی حکومت وہ سب کچھ کرے گی جو وہ کر سکتی ہے۔ **آپ کی خدمت انسانیت کے کام بالخصوص غریب ممالک میں سکول کھول کر تعلیم دینا قابل ستائش ہے۔ امن، محنت اور باہمی افہام و تفہیم ایسے اصول ہیں جن پر ہم سب کو ہمیشہ مل کر کام کرتے رہنا چاہئے۔** موصوفہ نے اپنے خطاب کے آخر پر برطانیہ کی ہوم سیکرٹری (وزیر داخلہ) کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے خاص طور پر جماعت احمدیہ کی بسوں کے ذریعہ امن کے پیغام کو برطانیہ بھر میں عام کرنے کے لئے مہم کو خراج تحسین پیش کیا۔

۞...... **President & Owner of Tokibo،Mr.Yasuhiko Sata**۔ جاپان کے معروف تاجر جناب یاسوہیکو ساٹا صاحب نے حاضرین کو السلام علیکم کے بعد کہا کہ مَیں ٹوکیو (Tokyo) سے آیا ہوں اور ایک بزنس مین ہوں۔ گزشتہ نومبر میں مجھے حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ) سے لندن میں ملنے کا موقع ملا تھا۔ میری بڑی بیٹی بھی ساتھ تھی۔ ہماری مہمان نوازی نہایت اچھے طریق پر کی گئی یہاں تک کہ جاپانی کھانے بھی بنوائے گئے۔

اس کے بعد انہوں نے لاہور میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم پر گہرے رنج اور افسوس کا اظہار کیا اور سب حاضرین سے درخواست کی کہ آیئے ہم ایک منٹ کی خاموشی اختیار کر کے شہداء لاہور کے لئے دعا کریں اور کہا کہ اس وقت جاپان کے سب لوگ بھی اس خاموشی میں شامل ہوں گے۔ چنانچہ ایک منٹ تک سب حاضرین نے خاموش رہ کر شہدائے لاہور کے لئے دعا کی۔ انہوں نے کہا کہ خدا کا خوف اور محبت بہت ضروری ہیں جس کی تعلیم بائبل میں بھی موجود ہے۔ اور آج کے معاشی مسائل کا حل بھی اسی میں ہے کیونکہ یہ مسائل لالچ کی وجہ سے بھی ہیں۔ آخر پر انہوں نے کہا کہ **آج کی دنیا کی بے چینی اور دیگر مسائل سے دوچار ہے۔ اس سے نجات کے لئے امام جماعت احمدیہ کا وجود بہت اہمیت رکھتا ہے۔**

۞...... **پروفیسر ڈاکٹر کونراڈ**۔ پروفیسر ڈاکٹر کونراڈ نے کہا کہ میری یہاں جلسہ میں موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ پولینڈ میں جماعت احمدیہ مستعدی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کا جماعت احمدیہ سے رابطہ مکرم زبیر صاحب کے ذریعہ ہوا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پولینڈ کی احمدیہ جماعت کی مساعی کا اندازہ اس بات سے بھی ہوسکتا ہے کہ تقریباً چھ ماہ قبل انہوں نے مجھے تجویز دی کہ مَیں امام مسجد لندن (مولانا عطاء المجیب صاحب راشد) کے ساتھ ایک سیمینار کرواؤں جس کا مَیں نے انتظام کیا اور اس طالب علموں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ اسلامی سیاسیات کے پروفیسر ہیں اور یہ کہ پولینڈ میں مسلمانوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے جو کہ تاتاری مسلمان ہیں۔ پولینڈ کے لوگوں کی اکثریت کیتھولک ہے اس لئے امام صاحب موصوف کے ذریعہ انہیں اسلامی تعلیم کی بہت سی اہم باتوں کا علم حاصل کر کے بہت فائدہ ہوا۔ موصوف نے یہ بھی کہا کہ **میں نے یورپ میں اسلام کے پھیلنے کی تاریخ پر باقاعدہ تحقیق کی ہے جس سے معلوم ہوا کہ اس کام کا آغاز جماعت احمدیہ نے ہی کیا تھا۔** انہوں نے کہا کہ اگرچہ مَیں نے اسلام کے متعلق بہت سے سیمینار اور کانفرنسوں میں شرکت کی ہے لیکن اتنے بڑے اور اتنے منظّم اجتماع میں کبھی شرکت نہیں کی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ لندن میں آپ کی سب سے بڑی مسجد کا وجود بھی آپ کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ آخر پر انہوں نے جلسہ میں دعوت دئے جانے پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ **(باقی آئندہ)**

(بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اوّل)

ہر ایک خوف اُسی کی ذات سے وابستہ ہو اور اسی کی درد میں لذت ہو اور اُسی کی خلوت میں راحت ہو اور اُس کے بغیر دل کو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو۔ اگر ایسی حالت ہو جائے تو اس کا نام پرستش ہے۔ مگر یہ حالت بجز خدا تعالیٰ کی خاص مدد کے کیونکر پیدا ہو۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے یہ دُعا سکھلائی ایاک نعبد و ایاک نستعین یعنی ہم تیری پرستش تو کرتے ہیں مگر کہاں حق پرستش ادا کر سکتے ہیں جب تک تیری طرف سے خاص مدد نہ ہو، خدا کو اپنا حقیقی محبوب قرار دیکر اُس کی پرستش کرنا یہی ولایت ہے جس سے آگے کوئی درجہ نہیں مگر یہ درجہ بغیر اُس کی مدد کے حاصل نہیں ہوسکتا۔ اُس کے حاصل ہونے کی یہ نشانی ہے کہ خدا کی عظمت دل میں بیٹھ جائے خدا کی محبت دل میں بیٹھ جائے، اور دل اُسی پر توکل کرے اور اُسی کو پسند کرے اور ہر ایک چیز پر اُسی کو اختیار کرے اور اپنی زندگی کا مقصد اسی کی یاد کو سمجھے ...... یہ بہت تنگ دروازہ ہے اور یہ شربت بہت ہی تلخ شربت ہے۔ تھوڑے لوگ ہیں جو اس دروازہ میں سے داخل ہوتے اور اس شربت کو پیتے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۱، ۵۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان نصائح پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اخبار بدر کے مضامین اور کالموں کے متعلق اپنی آراء اور مفید مشورہ جات ضرور ارسال کریں
نیز قارئین کرام badrqadian@rediffmail.com پر بھی feedback ارسال کر سکتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ مارچ و اپریل 2010ء کی مختصر رپورٹ

سوئٹزرلینڈ میں جماعت کے نئے مرکز "مسجد نور" سے پہلی بار ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کی تمام دنیا میں براہ راست نشریات

اجتماعی بیعت۔اٹالین نو احمدی مکرم نورالدین صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے اٹالین میں ترجمہ کرنے کی ہدایت۔لجنہ و ناصرات کی طرف سے حضور انور کی آمد پر پاکیزہ استقبالیہ نغمات۔بچوں سے شفقت و پیار کے خوبصورت مناظر

(حضور ایدہ اللہ کی سوئٹزرلینڈ میں مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ:منیر احمد جاوید۔پرائیویٹ سیکرٹری)

نویں قسط:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سوئٹزرلینڈ میں مصروفیات اور سوِس (Swiss) جماعت کے مرد و زن بچوں اور بوڑھوں پر اس کے انمٹ نقوش کا ذکر گزشتہ رپورٹ سے جاری ہے۔ جمعرات مؤرخہ 22/ اپریل 2010ء تک کی مصروفیات بیان ہو چکی ہیں اور یہ قسط بقیہ ایام سفر پر مشتمل ہے جس کے ساتھ حضور پرنور کا یہ سفر یورپ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔

23/اپریل 2010ء

23/ اپریل 2010ء کو جمعۃ المبارک کا دن تھا جس کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے اس پہلو سے ایک خاص نسبت حاصل ہے کہ جس طرح جمعہ کے دن تمام مسلمان چھوٹے بڑے مرد وزن دور و نزدیک سے اس کی ادائیگی کیلئے ایک مرکزی مسجد میں جمع ہوتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس دور مبارک کیلئے ازل سے یہ مقدر کر رکھا تھا کہ دنیا بھر کی تمام قومیں آپ کے ہاتھ پر اکٹھی ہو کر ایک دین پر جمع ہوں اور خدائے واحد و یگانہ کی توحید کا اقرار کرتے ہوئے خدا کے سب سے پیارے نبی خاتم الانبیاء حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے دین "اسلام" میں شامل ہو جائیں جو سلامتی کا علمبردار ہے تا کہ ہر طرف امن و سلامتی اور امن و آشتی کا دور دورہ ہو اور یہی وہ مقصد ہے جس کو حاصل کرنے کیلئے خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیشہ کوشاں رہے اور رہتے ہیں اور حضور کا یہ سفر بھی اسی غرض سے تھا جس کے دوران ہر روز ہمارے پیارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ مسلسل مصروف عمل رہے۔اللہ تعالیٰ حضور انور ایدہ اللہ کی مساعی میں غیر معمولی برکتیں ڈالے اور ہر لحہ و ہر آن آپ کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

حسب معمول آج بھی حضور انور ایدہ اللہ نے اپنی عام مصروفیات کا آغاز مسجد نور میں تشریف لا کر نماز فجر کی ادائیگی سے کیا جو ساڑھے پانچ بجے آپ کی امامت میں ادا کی گئی۔گزشتہ دنوں کے مقابل پر آج سردی نسبتاً کم تھی اور نیلگوں آسمان کا مطلع بالکل صاف اور موسم خوشگوار تھا۔ٹمپریچر 20 ڈگری سنٹی گریڈ تک پہنچا ہوا تھا۔آج سوئٹزرلینڈ جماعت کے اس نئے مرکز میں حضور کا سب سے پہلا جمعہ تھا اور آج ہی پہلی دفعہ اس جگہ کیلئے "مسجد نور" کا نام بھی ڈائیس پر لکھا گیا۔لوگ نماز جمعہ کیلئے صبح 11 بجے سے ہی دور و نزدیک کے علاقوں سے آنے شروع ہو گئے۔ٹرانسپورٹ، پارکنگ اور ضیافت کے شعبے بھی بڑی مستعدی اور تیزی سے کام کرتے دکھائی دیئے۔اسی دوران تھرگاؤ صوبہ کی ایک اخبار Thurgauer Zeitung کی نمائندہ خاتون بھی کیمرہ لئے ہوئے گھومتی اور تصویریں لیتی دکھائی دی۔نماز جمعہ کیلئے پہلی اذان مکرم سعید کاہلوں صاحب نے دی۔حضور انور ایدہ اللہ دو بجکر پانچ منٹ پر نماز جمعہ کیلئے تشریف لائے تو مکرم عارف محمود ملک صاحب نے دوسری اذان دی اور پھر حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جسے انٹرنیٹ کے ذریعہ ایم،ٹی،اے پر Live نشر کیا گیا۔

حضور نے فرمایا کہ میرے ہر خطبہ کا مخاطب ہر احمدی ہوتا ہے چاہے وہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں رہتا ہو۔فرمایا نئے ہونے والے عرب احمدیوں میں سے بعض لکھ کر یا ملاقاتوں میں مجھے بتاتے ہیں کہ آپ کے بعض خطبات سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا آپ یہ سب کچھ ہمارے ہی حالات کے متعلق کہہ رہے ہیں۔حضور نے اس ضمن میں روس کے احمدیوں کی طرف سے بھی ایسے ہی جذبات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اب کچھ عرصہ سے رشین میں بھی باقاعدہ خطبہ کا ترجمہ MTA سے نشر کیا جا رہا ہے۔روس کے مختلف ممالک سے بڑی کثرت سے احمدیوں کے خطوط آنے لگ گئے ہیں کہ ہم پر خطبات نے نہایت مثبت اثر کرنا شروع کر دیا ہے۔فرمایا کہ شادی بیاہ کی رسوم پر جب میں نے خطبہ دیا تھا تو اس وقت بھی خط آئے کہ ان رسوم نے ہمیں بھی جکڑا ہوا تھا۔آپ کے خطبہ نے ہمارے لئے بہت سا تربیتی سامان مہیا فرما دیا ہے۔

حضور نے سوئٹزرلینڈ اور یورپ کے دیگر ممالک میں آکر آباد ہونے والے احمدیوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سکون اور مالی کشائش عطا ہونے پر عبدِ شکور بننے کی نصیحت فرمائی۔

حضور نے ذیلی تنظیموں کو میڈیا کی برائیوں کے خلاف فعال حکمتِ عملی اپنانے کی ہدایت کرتے ہوئے فرمایا کہ انصاراللہ ، لجنہ اور خدام الاحمدیہ سب اپنی اپنی تنظیموں کے ماتحت بھی ان برائیوں سے بچنے کے پروگرام بنائیں۔نوجوان لڑکوں لڑکیوں کو جماعتی نظام سے اس طرح جوڑیں کہ انہیں ہمیشہ دین مقدم رہے اور اس بارے میں ماں باپ کو بھی جماعتی نظام سے یا ذیلی تنظیموں سے بھرپور تعاون کرنا چاہیئے۔

حضور نے یورپ میں پردہ کے خلاف سازشوں کی بھی نشاندہی فرمائی کہ یہ ایشو بھی اسلام کو بدنام کرنے کیلئے اٹھایا گیا ہے۔حضور نے احمدی بچیوں اور عورتوں کو ایک مہم کی صورت میں اخباروں میں مضامین اور خطوط لکھنے کی تحریک فرمائی اور اس بارہ میں انگلستان اور جرمنی کی لجنات کے کام کی تعریف کی۔

حضور انور ایدہ اللہ کے ان ارشادات کو سننے کیلئے سوئٹزرلینڈ کی جماعتوں کے علاوہ اٹلی اور جرمنی سے بھی احباب کثیر تعداد میں تشریف لائے اور اس طرح ایک ہزار سے زائد افراد نے حضور انور کی اقتداء میں نماز جمعہ اور عصر ادا کیں۔

اجتماعی بیعت

نمازوں کے معاً بعد اجتماعی بیعت کا پروگرام تھا جس میں گزشتہ کچھ عرصہ کے دوران تحریراً بیعت کرنے والے نومبائعین نے حضور انور ایدہ اللہ کے دست مبارک کے نیچے اپنے ہاتھ رکھ کر حضور کی دستی بیعت کی۔ان نومبائعین میں مکرم نور الدین صاحب (اٹالین)،مکرم عطاء الحق صاحب (البانین)، مکرم محمد بیکم صاحب اور مکرم حمود احمد صاحب (آف مراکش) شامل تھے۔اس موقعہ پر سوِس ،عرب، اٹالین،البانین،ترک اور پاکستانی حاضرین ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر ایک لڑی میں پروئے جانے کی طرح حضور انور ایدہ اللہ سے جڑ گئے اور بیعت میں شریک ہوئے۔حضور انور ایدہ اللہ نے عہد بیعت کے الفاظ اردو میں دہرائے ۔ساتھ کے ساتھ جرمن زبان میں ان کا ترجمہ دہرانے کی سعادت مکرم صداقت احمد صاحب (مربی سلسلہ سوئٹزرلینڈ) کو نصیب ہوئی۔بیعت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے تمام نومبائعین کی استقامت اور ان کی دینی،روحانی اور اخلاقی ترقی کیلئے دعا کروائی۔پھر آپ نے اٹالین نو احمدی مکرم نورالدین صاحب سے بعض سوالات دریافت فرمائے۔اس موقعہ پر محترم مربی صاحب نے ان کا تعارف کرواتے ہوئے عرض کیا کہ انہوں نے فرنچ سے اٹالین میں دو کتابوں کا ترجمہ کیا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے ترجمہ کی طرف توجہ دلائی تو انہوں نے بتایا کہ وہ کتاب " مسیح ہندوستان میں " کا ترجمہ کر رہے ہیں۔یہ دوست لوگانو شہر میں رہتے ہیں جو کہ سوئٹزرلینڈ کے اندر اٹالین بولنے والے علاقے کا ایک شہر ہے اور وہاں کسی کمپنی میں کام کرتے ہیں۔سوئٹزرلینڈ میں خلافت خامسہ کے مبارک دور میں ہونے والی یہ پہلی اجتماعی بیعت تھی۔بارک اللہ لھم۔

بیعت کے بعد لجنہ اماء اللہ کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ سیدھے لجنہ مارکی کی طرف تشریف لے گئے لیکن رستہ میں جب آپ کی نظر ایم۔ٹی۔اے کے کارکن مکرم منیر عودہ صاحب پر پڑی تو حضور نے ان سے دریافت فرمایا کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ Live Streaming ٹھیک ہو گئی ہے؟۔انہوں نے عرض کیا۔بس ٹھیک ہی تھی تو حضور نے فرمایا کہ ٹھیک تھی تو کافی ہے۔اصل تو یہ ہے کہ پیغام پہنچنا چاہیئے ۔اس کے بعد حضور انور جونہی لجنہ مارکی میں داخل ہوئے تو تمام لجنہ و ناصرات پروانوں کی طرح شمع نور خلافت کی طرف اُمڈ آئیں اور حضور کے اردگرد کھڑے ہو کر کورس کی شکل میں نغمے،ترانے اور نظمیں پڑھنے لگیں جن میں سے چند اشعار نمونۃً یہاں پیش کرتا ہوں۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع
جی آیاں نوں جی آیاں نوں
سو بسم اللہ جی آیاں نوں
جی آیاں نوں جی آیاں نوں
میرے حضور حضرتِ مسرور زندہ باد
حق نے کیا ہے آپ کو معمور زندہ باد
اُس یار بے مثال کا دیدار ہو نصیب
ذوقِ دعا و لذتِ گفتار ہو نصیب
اس کی رضا نصیب ہو اور پیار ہو نصیب
نظر نظر میں لئے جان و دل کے نذرانے
طوافِ شمع کو پھر آگئے ہیں پروانے
تیری قرب و رضا جو پا بیٹھے
گویا دارالاماں میں آ بیٹھے
اُس پہ نظرِ کرم پڑے جو بھی
خاکساری میں سر جھکا بیٹھے
تیری محفل میں بیٹھنے والا
دولتِ دو جہاں کما بیٹھے

لجنہ کی مارکی میں کچھ دیر گزارنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ،حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے ساتھ (جو کہ پہلے سے لجنہ مارکی میں موجود تھیں) بچوں کی ماؤں والی مارکی کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں موجود چھوٹے چھوٹے بچوں کو پیار کیا۔حضور نے کسی بچے کے سر پر دست شفقت رکھا تو کسی کے گالوں کو پیار سے سہلایا اور دل ہی دل میں احمدیت کے ان نونہالوں کیلئے دعائیں کرتے رہے اور ان میں خوشیاں بکھیرتے اور برکتیں نچھاور کرتے رہے۔حضور کی ان شفقتوں اور احسانات پر بچوں کی مائیں جس طرح واری واری جا رہی تھیں اور خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھیں اس کی کیفیت کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔یوں لگتا تھا جیسے ان میں سے ہر ایک کا دل خدا کے حضور سجدہ شکر بجا لاتے ہوئے جھکا ہوا ہے۔اللہ سب احمدی ماؤں کو اپنے بچوں کی طرف سے ہمیشہ آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب فرماتا رہے۔(آمین)

(باقی آئندہ)

(بقیہ: اداریہ از صفحہ 2)

دیکھا ہے کہ پولوشن سے بچنے کیلئے عورتیں موٹر سائیکلوں پر سوار اپنے چہروں کو ڈھانکے ہوئے ہوتی ہیں اور ہاتھوں پر بھی گلووز چڑھائے ہوتی ہیں اور پہلے یہی لوگ پردہ کرنے والی عورتوں کے متعلق کہتے تھے کہ انہیں ٹی بی جیسی بیماری ہوسکتی ہے لیکن اب پولوشن، Sun Burn، Heat Stroke سے بچنے کیلئے چہرے اور منہ کو پوری طرح ڈھانکے ہوئے ہوتے ہیں۔

لہٰذا ہماری درخواست ہے کہ مسلم عورتوں کو جو پردہ کرنا پسند کرتی ہیں، ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے اور اسلام کی دشمنی میں بلاوجہ ان کے بنیادی حقوق پر تلوار نہ رکھی جائے اگر روک لگانی ہے تو ننگ پن پر روک لگائی جائے جس کی وجہ سے ہمارا آج کا معاشرہ طرح طرح کی تکالیف اور بیماریوں کا شکار ہو چکا ہے لیکن بعض مفاد پرست مرد جو عورتوں کو اپنی ہوس کا کھلونا بنانے میں دلچسپی رکھتے ہیں، ان کے ننگ پن اور نیم برہنہ لباسوں کو ان کی آزادی قرار دیتے ہیں۔ اس وقت بڑا عجیب لگتا ہے کہ جب ایک عورت نے تو آزادی کے نام پر جسم کے بعض حصے ننگے چھوڑے ہوئے ہیں اور اس کے مقابل مرد ایسا لباس پہن کر سامنے بیٹھا ہوتا ہے کہ اس کے بازو جسم اور ٹانگیں فل پینٹ اور کوٹ سے ڈھکی ہوتی ہیں۔ حیرت ہے کہ عقل مند عورتیں کیوں اس سازش کو نہیں سمجھتیں اور کیوں آزادی کے نام پر مردوں کا کھلونا بن جاتی ہیں۔ عورتوں کی تنظیمیں ہندوستان سمیت کئی ممالک میں موجود ہیں وہ جہاں عورتوں کے مظالم کے خلاف آواز اُٹھاتی ہیں، انہیں معاشرے کے مفاد پرستوں کی اس سازش کو گہری نظر سے دیکھ کر عورتوں کی آزادی کے نام پر اس ظلم کے خلاف بھی آواز اُٹھانی چاہئے۔

ایسی آزادی جو عورتوں کو ظلمت و ضلالت کے گہرے گڑھوں میں دھکیل رہی ہے، جہاں آنے والی نسلوں کا مستقبل تاریکی کے گھٹا ٹوپ پردوں میں چھپا ہوا ہے، کس قدر صحیح اور درست ہے......؟ ہم غلط نہیں کہہ رہے، آپ جائزے لیں وہ گھرانے جن میں مرد و عورت پردے کے حوالے سے اعتدال سے اپنی زندگیاں بسر کرتے ہیں، ان کی نسلیں ان لوگوں کے مقابل پر زندگی کے مختلف شعبوں میں کہیں زیادہ ترقی کر رہی ہیں جو یا تو ناجائز پردوں کی چار دیواری میں پڑی ہیں اور یا پھر آزادی کے نام پر اشاعت فحش اور ننگ پن میں مصروف ہیں۔

بالآخر ہم یہی کہیں گے کہ آج کے دور کا یہ ایک بڑا المیہ ہے کہ عورتیں آزادی کے نام پر ان پر ڈھائے جانے والے اس ظلم کو اپنی آزادی سمجھ رہی ہیں۔ ہم فیصلہ نہیں کر پا رہے کہ معاشرے کے لئے دیکھا دیکھی خاموشی سے سہے جانے والے اس ظلم کو ظلم کہیں یا غلامی کی نشانی......؟ یہ زنجیر کب ٹوٹے گی، کیسے ٹوٹے گی......؟ ہم تو یہی کہیں گے کہ اس کیلئے معاشرے کو اسلام کی صحیح تعلیم کی طرف لوٹنا ہوگا۔ لیکن اس تعلیم کی طرف جو بانی اسلام اور رحمۃ للعلمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور آپ کے بروز کامل مامور زمانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے باذن الٰہی تعلیم قرآنی کی روشنی میں بیان فرمائی ہے۔ وباللہ التوفیق۔

(منیر احمد خادم)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی مستقل نشریات

MTA INTERNATIONAL

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پروگرام

نام پروگرام	دن		وقت
خطبہ جمعہ Live	جمعہ	شام	5-30
Repeat	جمعہ	رات	9-45
Repeat	ہفتہ	صبح	8-45
Repeat	ہفتہ	شام	3.20
Repeat	اتوار	صبح	8-45
Repeat	اتوار	شام	7-35
Repeat	جمعرات	صبح	9-15
Repeat	جمعرات	شام	6-00
گلشن وقفِ نو	جمعہ	دوپہر	1-00
	ہفتہ	رات	8-25
	اتوار	دوپہر	12-00
	سوموار	دوپہر	01-00
	منگل	دوپہر	01-00

ایم ٹی اے کی Live نشریات

راہِ ھُدیٰ Repeate'	ہفتہ	صبح	9-55
Live	ہفتہ	رات	9-50
Repeate	منگل	رات	10-00
Faith Matters	اتوار	صبح	10-25
	اتوار	دوپہر	01-25
	اتوار	رات	10-00
	بدھ	رات	10-15
	جمعرات	دوپہر	01-35
انتخابِ سخن Live	ہفتہ	شام	6-15

آؤ قرآن مجید سیکھیں

یسرنا القرآن کلاس	اتوار	صبح	07-10
	اتوار	شام	05-40
	سوموار	صبح	06-15

نوٹ: ان پروگراموں میں کسی بھی وقت کوئی بھی تبدیلی ہوسکتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے پروگرام

لقاء مع العرب	جمعہ	صبح	7-00
ترجمۃ القرآن	جمعہ	صبح	9-45
سوال وجواب (اردو)	جمعہ	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	ہفتہ	صبح	7.05
سوال وجواب (اردو)	ہفتہ	دوپہر	2-00
لقاء مع العرب	اتوار	صبح	7-40
سوال وجواب (انگریزی)	سوموار	صبح	10-25
لقاء مع العرب	منگل	صبح	6-55
سوال وجواب (فرنچ)	منگل	صبح	9-00
سوال وجواب	منگل	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	بُدھ	صبح	6-50
سوال وجواب	بدھ	صبح	9-15
سوال وجواب	بدھ	دوپہر	2-15
خطبہ جمعہ	بدھ	شام	6-15
لقاء مع العرب	جمعرات	صبح	6-10
خطبہ جمعہ	جمعرات	صبح	9-55
سوال وجواب (انگلش)	جمعرات	دوپہر	2-40
ترجمۃ القرآن	جمعرات	رات	7-35

خبروں کے پروگرام

خبرنامہ اردو	روزانہ	صبح	5-35
	روزانہ	صبح	8-35
	روزانہ	رات	9-30
عالمگیر جماعتی خبریں	روزانہ	صبح	6-15
	روزانہ	دوپہر	12-00
	روزانہ	شام	5-30
انگریزی خبریں	روزانہ	رات	11-30
سائنس اور میڈیکل کی خبریں	جمعہ	صبح	06-30
" "	منگل	صبح	06-30
" "	منگل	رات	06-20

خریداران بدر اپنے بقایہ جات کی جلد ادائیگی کر دیں۔ جزاکم اللہ

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

"اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں"

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 Thursday 4 November 2010 Issue No. 44

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 44ویں جلسہ سالانہ کے بابرکت موقع پر

مختلف سیاسی وسماجی معزز شخصیات اور مہمانوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کی پُر امن مساعی اور خدمت انسانیت پر خراجِ تحسین

(مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ کی تفصیلی رپورٹ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل سے ملخص) (قسط: دوئم)

معزز مہمانانِ کرام کے تاثرات

نمازظہر وعصر اور وقفہ طعام کے بعد دوسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس کی کارروائی کا آغاز سوا تین بجے مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ یوکے کی زیرصدارت ہوا۔ مکرم قاری نواب صاحب از قادیان نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے حاضرین کو بتایا کہ جلسہ کی روایات کے مطابق اس اجلاس میں ہمارے معزز مہمان حاضرین سے خطاب کریں گے جو جماعت سے بہت قریبی تعلق رکھتے ہیں۔ یکے بعد دیگرے مہمانوں کا تعارف کروایا گیا اور اس کے بعد انہوں نے حاضرین سے خطاب کیا جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

✿ ......**کونسلر Len Gregory، لارڈ میئر آف برمنگھم**۔ برمنگھم کے لارڈ میئر لین گریگری نے السلام علیکم کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز کیا اور کہا کہ انہیں جماعت احمدیہ یوکے کے 44ویں جلسہ سالانہ میں شرکت کرکے بہت خوشی ہے۔ جس میں پچاس ممالک سے تیس ہزار سے زائد لوگ شریک ہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ یوکے کے اس دس سالہ پروگرام کی تعریف کی جس کے تحت ہر گھر میں پہنچ کر اسلام کا پُر امن پیغام لوگوں کو دیں گے۔ انہوں نے جماعت کے پمفلٹ Loyalty,Freedom,Equality,Respect,Peace اور جماعت کے ماٹو "Love for all Htared fon None" کو بھی سراہا۔ اور اسے قابل تقلید قرار دیا۔ انہوں نے بتایا کہ پچھلے دنوں جماعت احمدیہ یوکے نے برمنگھم میں ایک چیریٹی واک کا انتظام کیا تھا جس میں انہیں بھی شرکت کا موقع ملا۔ اس واک کے ذریعہ ہزاروں پاؤنڈ جمع کرکے مختلف خیراتی اداروں میں تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح **جماعت احمدیہ ہیومینٹی فرسٹ کے تحت افریقہ میں صاف پانی مہیا کرنے کا جو کام کر رہی ہے وہ بھی انسانیت کی بہترین خدمت ہے**۔ انہوں نے جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد دی اور دعوت دینے پر شکریہ ادا کیا۔

✿ ......**کونسلر Colin Ellar لارڈ میئر آف ہونسلو**۔ ہونسلو کے میئر کونسلر کولن ایلر نے حاضرین کو السلام علیکم کہا۔ پھر کہا کہ اتنے بڑے اجتماع میں خطاب کرتے ہوئے مَیں اپنے آپ کو ایک معمولی انسان سمجھتا ہوں جسے اتنا بڑا اعزاز دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں نے جلسہ گاہ کے مختلف حصوں کو دیکھا ہے۔ اس میں نمائش میں جماعت احمدیہ کے بانی اور خلفاء کی تصاویر بھی دیکھیں اور ان کی وہ پیشگوئیاں جو اس جلسہ کے متعلق انہوں نے کیں اور آج سو سال کے بعد ہم ان پیشگوئیوں کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ **جماعت احمدیہ کی UK میں موجودگی نے اس ملک میں ایک خوبصورت تبدیلی پیدا کی ہے**۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی پُر امن تعلیم کو بھی قابل قدر قرار دیا اور جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ انہوں نے جلسہ کے منتظمین کے کام کی تعریف کی جنہوں نے خوش اسلوبی کے ساتھ اتنے بڑے جلسہ کا انتظام کیا۔

✿ ......**کونسلر John Ward میئر آف فارنہم**۔ فارنہم کے میئر کونسلر جان وارڈ نے حاضرین کو السلام علیکم کے بعد کہا کہ مجھے اس اجتماع میں شرکت کرنے کی بہت خوشی ہے۔ اور کہا کہ مَیں تو قریب سے آیا ہوں لیکن یہاں بہت سے لوگ دور دور سے آئے ہیں۔ پھر کہا کہ انتہائی مہربان لوگوں کی میزبانی دیکھ کر بہت متأثر ہوا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میری خوشدامنہ راولپنڈی میں پیدا ہوئی تھیں۔ اس لحاظ سے بھی میرا آپ سے ایک خاص تعلق ہے۔ مَیں پہلی دفعہ جلسہ میں آیا ہوں اور مَیں نے اسلام اور آپ کی جماعت کے متعلق بہت کچھ سیکھا ہے جس سے معلوم ہوا ہے کہ **آپ لوگ محبت، امن اور خوش اخلاقی پر یقین رکھتے ہیں جو قابل تعریف ہے۔ آپ کا پُر امن ماحول بہت پُرکشش ہے**۔ آخر میں انہوں نے اچھی قسمت اور شکریہ کے اردو الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کیا۔

✿ ......**Mr.StuartWindsor نیشنل ڈائریکٹر فار انٹرفیتھ آرگنائزیشن**۔ جناب Stuart Windsor نیشنل ڈائریکٹر انٹرفیتھ تنظیم نے السلام علیکم کے بعد دعوت دینے پر شکریہ ادا کیا۔ اور پھر لاہور میں معصوم احمدیوں کی شہادت پر اظہار تعزیت کیا اور کہا کہ وہ اس فعل کی پہلے بھی مذمت کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور ایران وغیرہ ممالک میں جب کوئی دہشتگردی کا واقعہ ہوتا ہے تو اپنے جاننے والوں سے کہتے ہیں کہ اسلام جیسے خوبصورت مذہب کی طرف منسوب ہوکر یہ لوگ کس طرح اس طرح مظالم کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ مذہبی آزادی پر یقین رکھتے ہیں اور ہمیشہ پاکستان میں مذہبی آزادی کے قیام کے لئے کوشش کرتے رہیں گے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ حقوق انسانی کی تنظیم کے تحت 17 سال سے انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔

✿ ......**مکرم طارق چوہدری صاحب ڈائریکٹر یوکے پاکستان چیمبر آف کامرس**۔ یوکے پاکستان چیمبر آف کامرس کے ڈائریکٹر جناب طارق چوہدری صاحب نے السلام علیکم کے بعد کہا کہ وہ چند سال پہلے اس جلسہ میں شریک ہوئے تھے لیکن اس نئی جگہ پر پہلی دفعہ آئے ہیں۔ متعدد ممالک کے لوگوں کو دیکھ کر خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ **حضور کا خطاب سن کر بہت متأثر ہوا ہوں۔ انسانی حقوق کے متعلق جس طرح حضور نے بات کی ہے اس سے بہتر کوئی نہیں بول سکتا**۔ ’محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں‘ کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ خدا نے انسان کو محبت کے لئے پیدا کیا ہے اس لئے جب کوئی شخص کسی سے نفرت کرتا ہے تو وہ اپنی پیدائش کے مقصد کے خلاف کام کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ Hayes کے صدر صاحب کے حوالہ سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انہوں نے چالیس آدمیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ Hayes میں ایک بہترین مرکز قائم کر دیا ہے جہاں جاکر ہر شخص خوشی محسوس کرتا ہے۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ کون کہتا ہے کہ احمدی غیر مسلم ہیں۔ ایسے لوگوں کو شرم آنی چاہئے۔ شکریہ کے الفاظ کے ساتھ انہوں نے اپنی تقریر کو ختم کیا۔

✿ ......**Mr.Tom Cox سابق ممبر پارلیمنٹ**۔ برطانیہ کے سابق ممبر پارلیمنٹ جناب ٹام کاکس نے کہا کہ مجھے اس جلسہ سالانہ میں شرکت کرکے بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ سے میری دوستی چالیس سال پرانی ہے۔ مَیں آپ کی عالمگیر فیملی کا ممبر ہوں۔ مَیں جانتا ہوں کہ اس جلسہ میں شرکت کرنے کے لئے لوگ دور دراز کے علاقوں اور ملکوں سے سفر کرکے آئے ہیں۔ آپ کی مذہب سے محبت اور اس کے لئے قربانی قابل تقلید ہے۔ حضور انور کے صبح کے خطاب کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ **حضور انور نے ایسے مسائل پر بات کی ہے جس کی رہنمائی کی دنیا کو بہت ضرورت ہے۔ اور آپ نے بہترین رہنمائی عطا فرمائی ہے**۔ انہوں نے کہا کہ مجھے پاکستان جانے کا موقع ملا۔ پاکستان کے احمدیوں کے حالات دیکھ کر اور ظلم وستم کی داستانیں سن کر رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ مَیں نے کراچی، فیصل آباد، لاہور اور اسلام آباد میں افسران سے ملاقاتیں بھی کیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو مذہبی اختلاف کی وجہ سے اس قدر ظلم کی کبھی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جماعت احمدیہ کا ماٹو ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“ بہت متاثر کرنے والا ہے اور کہا کہ مَیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں۔

✿ ......**Ms.Laura Moffot سابق ممبر پارلیمنٹ**۔ سابق ممبر پارلیمنٹ محترمہ لورا مفّت صاحبہ کی دیرینہ خدمات اور جماعت احمدیہ سے نہایت اچھے تعلقات کے پیش نظر مکرم امیر صاحب نے انہیں جماعت کی طرف سے ایک تحفہ پیش کیا۔ جس کے بعد انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے ایک بار پھر آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ آج عورتوں میں حضور کا خطاب مردوں سے خطاب سے پہلے تھا اس پر بھی مجھے خوشی ہے کہ عورتوں کو ترجیح دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے پہلے مقرر جناب ٹام کاکس نے جو آپ کی تعریف کی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ روزمرہ زندگی کے تمام کاموں میں مثبت رنگ میں بھرپور حصہ لیتے ہیں اور اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ پر بعض ممالک میں جو مظالم ہو رہے ہیں اس پر مجھے بہت دکھ ہے اور ساتھ ہی کہا کہ اس ملک میں بھی ایسا ہو رہا ہے۔ چنانچہ یہاں میرے اپنے شہر کے بعض لوگوں نے کہا کہ مَیں جماعت احمدیہ کے جلسہ میں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں نے ان کی اس بات کو فوراً ردّ کر دیا اور کہا کہ سب لوگوں کے متعلق علم حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ **جماعت احمدیہ کا تمام لوگوں کے ساتھ بلاامتیاز حسن سلوک اور خدمت کرنا بہت قابل تعریف ہے**۔ شکریہ کے الفاظ کے ساتھ انہوں نے اپنی تقریر ختم کی۔

✿ ......**پی جے میر۔ پروڈیوسر اے آر وائی ٹیلیویژن**۔ ARY ٹی وی چینل کے پروڈیوسر جناب پی جے میر صاحب نے حاضرین کو السلام علیکم کے بعد کہا کہ ہم ایک نہایت اہم پیغام کے لئے یہاں جمع ہیں۔ اور وہ پیغام محبت کا پیغام ہے۔ اس پیغام کے بغیر ہم کبھی امن قائم نہیں کر سکتے۔ یہ پیغام سب دنیا کے لئے ہے لیکن اس پیغام کو دل کی گہرائیوں سے سب کو دینا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت لاہور، اسلام آبا اور پاکستان کے دیگر شہروں میں کیا ہو رہا ہے۔ ہمیں اپنے نوجوانوں کو صحیح تعلیم دینے کی ضرورت ہے۔ سب لوگوں کو ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے۔ ہمیں صرف دوسروں کے لئے تالیاں نہیں بجانی چاہئے بلکہ ایسا بننا چاہئے کہ دوسرے ہمارے لئے بھی تالیاں بجائیں۔ انہوں نے کہا کہ **اتنے بڑے جلسہ کا انتظام کوئی معمولی کام نہیں**۔

(باقی رپورٹ جلسہ سالانہ برطانیہ 2010صفحہ 13 پر دیکھیں)

ضروری گزارش

مضامین نگار حضرات اپنے مضامین، آراء اور دیگر کالمز، مستند حوالہ جات کے ساتھ صاف ستھرے اور صفحہ کی ایک جانب لکھ کر بھجوایا کریں۔ اگر مسودہ میں آیات اور حدیث درج ہوں تو مکمل اعراب کے ساتھ ارسال کریں۔ جزاکم اللہ۔ (ادارہ)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ : کرشن احمد قادیان